نصر المعبود

فی تحقیق حدیث عبد اللہ بن مسعودؓ

ترک رفع یدین سے متعلق

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا تحقیقی جائزہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین سے متعلق حدیث مبارکہ کی سند اور متن پر ہونے والے تمام اشکالات کے مدلل جوابات اور حضرت سفیان ثوریؒ کی تدلیس پر سیر حاصل تحقیق

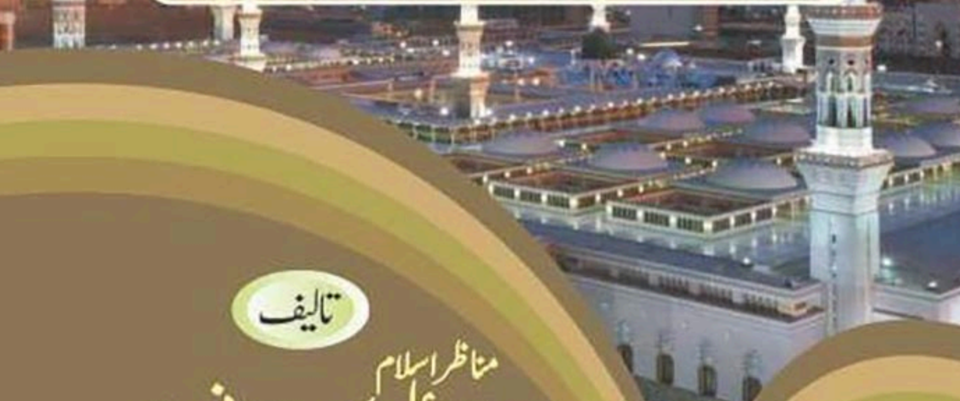

تالیف

مناظر اسلام

مولانا علی اکبر جلبانی صاحب

(استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی)

مکتبۃ المتین

حضرت عبداللہ بن مسعود

اور

ترک رفع الیدین

مؤلف

مولوی علی اکبر جلبانی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فہر ت مضامین المعبود

مضامین	صفحہ نمبر
توثیق حدیث ابن مسعود	
۱-حضرت امام ت مذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۰) سے :...............................	۹
۲-امام ابوعلی طوسی (متوفی ۳۱۲) سے:...............................	۱۰
۳-ابن م غیر مقلد(متوفی ۴۵۶) سے:...............................	۱۰
۴-ابن دقیق العید رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲) سے:...............................	۱۰
۵-مغلطائی بن کلیج رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲) سے:...............................	۱۱
۶-احمد محمد شاکر غیر مقلد ۱۳۷۷) سے:...............................	۱۱
۷- ء اللہ حنیف غیر مقلد (۱۴۰۹) سے:...............................	۱۱
۸-۰ صرالدین البانی غیر مقلد(۱۴۲۰) سے:...............................	۱۱
۹-شعیب الار ؤط غیر مقلد سے:...............................	۱۲
۱۰-محمد زھیر الشاویش غیر مقلد سے:...............................	۱۲
۱۱-عبد القادر الار ؤط غیر مقلد سے:...............................	۱۲
۱۲-سید عبداللہ ہاشم الیمانی المدنی غیر مقلد سے:...............................	۱۳
۱۳- شیخ ابومحمد امین اللہ پشاوری غیر مقلد (معاصر) سے:...............................	۱۳
۱۴-علامہ دکتور طاہر محمد درد ی سے:...............................	۱۴
۱۵-مسعود احمد صا امیر جما ت المسلمین سے:...............................	۱۴
سفیان طبقہ ث کا مدلس ہے	۱۴
۱-حافظ علائی رحمہ اللہ(متوفی ۷۶۱) سے:...............................	۱۵
۲-حافظ ابو زرعۃ رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶) سے:...............................	۱۶
۳-سبط ابن عجمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۱) سے:...............................	۱۷

۴-علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲) سے:........ ۱۸
۵-محمد بن اسماعیل الامیر الیمانی غیر مقلد (متوفی ۱۱۸۲) سے:........ ۱۸
۶-عبد الرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد (متوفی ۱۳۳۵) سے:........ ۱۹
۷-محمد صا گوندلوی غیر مقلد (متوفی ۱۴۰۵) سے:........ ۱۹
۸-محبّ اللہ شاہ راشدی غیر مقلد (متوفی ۱۴۱۵) سے:........ ۲۰
۹-یع الدین شاہ غیر مقلد (متوفی ۱۴۱۶) سے:........ ۲۱
۱۰-شیخ حماد الا ری (متوفی ۱۴۱۸) سے:........ ۲۱
۱۱-صر الدین البانی غیر مقلد (متوفی ۱۴۲۰) سے:........ ۲۲
۱۲-شیخ عثیمین (متوفی ۱۴۲۱) سے:........ ۲۳
۱۳-شیخ مسفر بن غرم اللہ سے:........ ۲۳
۱۴-یحی گوندلوی غیر مقلد (متوفی ۲۰۰۹ء) سے:........ ۲۳
۱۵-شیخ ابو محمد امین اللہ پشاوری غیر مقلد (معاصر) سے:........ ۲۴
۱۶-شیخ ابوفوزان کفای اللہ سنابلی غیر مقلد سے:........ ۲۵
ای فائ ہ عظیمہ........ ۲۶

سفیان کی معنعن روای بقول محدثین مقبول ہے

۱-علامہ ابن م (متوفی ۴۵۶) غیر مقلد سے:........ ۲۷
۲-علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲) سے:........ ۲۸
۳-شیخ طاہر الجزائ ی (متوفی ۱۳۳۸) سے:........ ۲۸

سفیان ثوری کی معنعن روایت صحیح ہیں

۲-ابو زرعہ رازی متوفی ۲۶۴) سے:........ ۳۰
۱-ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی (متوفی ۲۷۷) سے:........ ۳۰
۳-امام دارقطنی (متوفی ۳۸۵) سے:........ ۳۰

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۴-امام حاکم (متوفی ۴۰۵) سے:............ ۳۱
۵-امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶) سے:............ ۳۱
۶-حضرت علامہ ابن تیمیۃ متوفی ۷۲۸) سے:............ ۳۱
۷-حضرت علامہ ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸) سے:............ ۳۲
۸-حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲) سے:............ ۳۲
۹-علامہ محمد بن احمد قسطلانی (متوفی ۹۲۳) سے:............ ۳۳
۱۰-ارشادالحق اثری غیر مقلد سے:............ ۳۳

سفیان ثوری قلیل التدلیس ہے ۳۳

قلیل التدلیس مدلس کا عنعنہ بالاتفاق مقبول ہوتا ہے............ ۳۴
محدثین کے اقوال............ ۳۴

اس حدیث کی سند پر وارد ہونے والے کچھ مغالطے

مغالطہ نمبر ۱-اور اس کا جواب............ ۳۷
مغالطہ نمبر ۲-اور اس کا جواب............ ۴۱
مغالطہ نمبر ۳-اور اس کا جواب............ ۴۶
مغالطہ نمبر ۴-اور اس کا جواب............ ۴۶
مغالطہ نمبر ۵-اور اس کا جواب............ ۵۰
مغالطہ نمبر ۶-اور اس کا جواب............ ۵۰
مغالطہ نمبر ۷-اور اس کا جواب............ ۵۲
مغالطہ نمبر ۸-اور اس کا جواب............ ۵۳
مغالطہ نمبر ۹-اور اس کا جواب............ ۵۴
مغالطہ نمبر ۱۰-اور اس کا جواب............ ۵۴
مغالطہ نمبر ۱۱-اور اس کا جواب............ ۵۵

مغالطہ نمبر۱۲-اوراس کا جواب ۵۷

مغالطہ نمبر۱۳-اوراس کا جواب ۵۸

مغالطہ نمبر۱۴-اوراس کا جواب ٦۲

حدیث ابن مسعود پر بعض محدثین کا کلام اوراس کا جواب

۱-عبداللہ بن مبارک کا کلام اوراس جواب ٦۹

۲-امام شافعی کا کلام اوراس کا جواب ۷۱

۳-امام احمد بن حنبل کا کلام اوراس کا جواب ۷۳

۴-ابوحاتم کا کلام اوراس کا جواب ۷۹

۵-امام دارقطنی کا کلام اوراس کا جواب ۸۱

٦-ابن حبان کا کلام اوراس کا جواب ۸۲

۷-امام ابوداؤد کا کلام اوراس کا جواب ۸۴

۸-یحیٰ بن آدم کا کلام اوراس کا جواب ۸٦

۹-امام بزار کا کلام اوراس کا جواب ۸۷

۱۰-محمد بن وضاح کا کلام اوراس کا جواب: ۸۸

۱۱-امام بخاری کا کلام اوراس کا جواب: ۸۹

۱۲-ابن القطان الفاسی کا کلام اوراس کا جواب ۹۰

۱۳-عبدالحق الاشبیلی کا کلام اوراس جواب ۹۲

۱۴-ابن الملقن کا کلام اوراس کا جواب: ۹۲

۱۵-حاکم کا کلام اوراس کا جواب ۹۳

۱٦-امام نووی کا کلام اوراس کا جواب ۹۴

۱۷-دارمی کا کلام اوراس کا جواب ۹٦

۱۸-بیہقی کا کلام اوراس کا جواب ۹٦

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۱۹-محمد بن مروزی کا کلام اوراس کا جواب ۹۷
۲۰-ابن قدامہ کا کلام اوراس کا جواب: ۹۷

حدیث ابن مسعود کے متن پر بحث

حدیث ابن مسعود میں رکوع کے رفع الیدین کی ۹۸
۱-ابن عبدالبر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳) سے: ۹۹
۲-زین الدین العراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶) سے: ۹۹
۳-علامہ ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲) سے: ۱۰۰
۴-قاضی شوکانی غیر مقلد (متوفی ۱۲۵۰) سے: ۱۰۰
۵-شمس الحق عظیم آبادی (متوفی ۱۳۲۹) سے: ۱۰۰
۶- اللہ حنیف غیر مقلد (متوفی ۱۴۰۹) سے: ۱۰۱
۷-علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲) سے: ۱۰۱

حدیث ابن مسعود میں غیر مقلدین کے مغالطے

مغالطہ نمبر ۱-اوراس کا جواب ۱۰۲
مغالطہ نمبر ۲-اوراس کا جواب ۱۰۳
اثر عبداللہ بن مسعود ۱۰۵
اعتراض نمبر :۱-اوراس کا جواب ۱۰۶
اعتراض نمبر :۲-اوراس کا جواب ۱۰۷
اعتراض نمبر :۳-اوراس کا جواب ۱۰۸
مراسیل ابراہیم نخعی بالاجماع صحیح ہیں ۱۱۰
۱-حضرت علامہ ابن عبدالبر (متوفی ۴۶۳) سے: ۱۱۰
۲-امام احمد بن (متوفی ۲۴۱) سے: ۱۱۰
۳-امام بیہقی (متوفی ۴۵۸) سے: ۱۱۰
۴-یحی بن معین (متوفی ۲۳۳) سے: ۱۱۱

تحقیق حدیث عبداللہ بن مسعود

❶

حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر نماز پڑھی اور ہاتھوں کو نہیں اٹھایا مگر پہلی دفعہ میں۔

❷

حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر کھڑے ہوئے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلی دفعہ میں اٹھایا پھر دوبارہ نہیں اٹھائے۔

---

❶

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

, [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر دو . رہ نہیں کرتے تھے۔

توثیق حد ۔ ث ابن مسعود

۱۔ حضرت امام ت مذی رحمہ اللہ (۲۷۹) سے:

[2]

حضرت عبداللہ بن سعود کی حد ۔ ث حسن ہے۔

فائ ہ: حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

کتاب اللہ اور حد ۔ ث رسول حجت اور معیار حق ہیں بشرطیکہ وہ حد ۔ ث مقبول ہو یعنی متوا ت ۔ صحیح ۔ حسن ہو۔ [3]

فائ ہ: حافظ زبیر علی صا . لکھتے ہیں:

محدثین کرام اپنی بیان کردہ روا ۔ ت کی صحت وضعف سے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت ز ۔ دہ . خبر تھے۔

امام ت مذی اس حد ۔ ث کے . قل نے بھی اس حد ۔ ث کو حسن کہ د ۔ لہٰذا اب (غیر مقلدین کے اصول کے مطابق) غیر . قلین کی . ح کا اعتبار نہیں ہو . چاہیے۔ [4]

---

[1]

[2]

[3] نور العینین لزبیر علی ص: ۵۹ . شر مکتبہ اسلامیہ لاہور [4] . ۶ رفع الیدین مترجم لزبیر علی ص: ۱۴۱ . شر مکتبہ اسلامیہ

۲-مام ابوعلی طوسی (متوفی ۳۱۲) سے:

❶

عبارت کا خلاصۃ: ابوعلی طوسی نے کہا ہے کہ حدیث ابن مسعود حسن ہے۔

۳-ابن حزم غیر مقلد (متوفی ۴۵۶) سے

-

❷

یہ حدیث عبداللہ بن مسعود صحیح ہے۔

۴-ابن دقیق العید رحمہ اللہ (۷۰۲) سے:

❸

ابن مبارک کے ہاں اس حدیث کا عدم ثبوت اس حدیث پر عمل سے مانع نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کا مدار عاصم بن کلیب پر ہے اور وہ ثقہ ہے۔

❶

❷

❸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۵-مغلطائی بن کلیج رحمہ اللہ (۷۶۲) سے:

❶

پس یہ حدیث عبداللہ بن مسعود صحیح ہے۔

۶-احمد محمد شاکر غیر مقلد (متوفی ۱۳۷۷) سے:

❷

اس حدیث کو ابن حزم اور دیگر حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور وہ جو بعض لوگوں نے اس میں کوئی علت بیان کر کے ضعیف کرنے کی کوشش کی ہے وہ درحقیقت کوئی علت نہیں۔

۷- عطاء اللہ حنیف غیر مقلد (متوفی ۱۴۰۹) سے:

❸

لوگوں نے اس حدیث کے ثبوت میں کلام کیا ہے لیکن مضبوط بات یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود سے ثابت ہے۔

۸-ناصر الدین البانی غیر مقلد (متوفی ۱۴۲۰) سے:

---

❶

❷

❸

" "

❶

میں کہتا ہوں حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی سند صحیح مسلم کے شرط پر ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور ابن حزم نے بھی اس کو صحیح کہا ہے اور ابن دقیق العید اور زیلعی و ترکمانی نے بھی اس حدیث کو مظبوط قرار دیا ہے۔

۹-شعیب الارنؤط غیر مقلد سے:

۱۰-محمد زہیر الشاویش غیر مقلد سے:

یہ دونوں حضرات شرح السنہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

❷

اس حدیث کو ترمذی نے حسن قرار دیا ہے اور حفاظ میں سے بہت سارے حفاظ حدیث نے اس کو صحیح قرار دیا ہے ور وہ جو بعض لوگوں نے اس میں کوئی علت بیان کر کے ضعیف کرنے کی کوشش کی ہے وہ درحقیقت کوئی علت نہیں۔

۱۱-عبدالقادر الارنؤط غیر مقلد سے:

---

❶

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❶

عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایہ ۔ کی سند صحیح ہے۔

۱۲-سید عبداللہ ہاشم الیمانی المدنی غیر مقلد سے:

❷

میں نے احمد شاکر کی ۔ مذی کی تعلیقات میں عمدہ کلام دیکھا ہے اس کو یہاں فائ ے کے لیے کر ۔ ہوں وہ کلام یہ ہے کہ حدیہ ۔ ابن مسعود کو ابن م واور د حفاظ حدیہ ۔ نے صحیح کہا ہے اور یہ حدیہ ۔ صحیح ہے اور وہ جو لوگوں نے اس میں علت بیان کی ہے وہ درحقیقت علت نہیں ہے۔

۱۳-شیخ ابو محمد امین اللہ پشاوری غیر مقلد (معاصر) سے:

شیخ امین اللہ پشاوری حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اسی ۔ ک رفع الیدین والی حدیہ ۔ کے متعلق لکھتے ہیں:

❸

اس روایہ ۔ کو امام ئی نے صحیح سند کے ساتھ روایہ ۔ کیا ہے۔

اور آگے لکھتے ہیں:

---

❶

❷

❸

❶

ظاہر یہی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور کبھی کبھار رفع الیدین نہ کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ جیسے کہ سنت کا شان ہے۔

۱۴- دکتور طاہر محمد دردیری غیر مقلد سے:

دکتور طاہر محمد لکھتے ہیں:

❷

مدونۃ الکبریٰ کی حدیث حسن ہے اس لیے کہ اس کی سند میں عاصم بن کلیب ہے اور وہ صدوق ہے اور بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں اور امام ترمذی نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۱۵- مسعود احمد صاحب امیر جماعت المسلمین سے:

مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں:

اس حدیث کی سند بے شک حسن بلکہ صحیح ہے سند میں کوئی خاص خدشہ نہیں ہے نہ سند پر کسی نے کوئی خاص جرح ہی کی ہے اس حدیث پر جو کچھ جرح ہوئی ہے بلحاظ متن ہوئی ہے۔❸

سفیان ثوری طبقہ ثالثہ کا مدلس ہے

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

---

❶

❷

❸ رفع الیدین فرض ہے ص:۳۳۰ ناشر مطبوعات اسلامیہ حسینن آباد کراچی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اس روایت کا دارومدار امام سفیان ثوری رحمہ اللہ پر ہے جیسا کہ اس کی تخریج سے ظاہر ہے سفیان ثوری ثقہ حافظ ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے دیکھیے: تقریب التہذیب [ص:۲۴۴۵] ❶

(کہنا یہ چاہتا ہے کہ سفیان ثوری مدلس ہے اور یہ اس روایت کو (عن کے صیغے کے ساتھ) کر رہا ہے اور جمہور محدثین کے ہاں قاعدہ مسلمہ ہے کہ مدلس کی معنعن روایت ضعیف ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے؟)

جواب: سفیان ثوری کا مدلس ہونا بھی تسلیم ہے اور یہ جمہور محدثین کا قاعدہ بھی تسلیم ہے لیکن عرض یہ ہے کہ یہ قاعدہ عام نہیں ہے یہی تو وجہ ہے کہ وہ مدلسین جن کی وہ روایات جو بخاری و مسلم میں ہیں بقول آپ کے وہ روایات بھی صحیح ہیں اگر اس قاعدے کو عام رکھا جائے تو بخاری و مسلم کی یہ روایات ضعیف ہو جائیں گی تو جس طرح یہ قاعدہ ان مدلسین پر منطبق نہیں کیا جاتا ہے تو یہ قاعدہ طبقہ اولی و ثانیہ کے مدلسین پر منطبق نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ محدثین کے ہاں مدلسین کے چند طبقات ہیں یہ اصول طبقہ اولیٰ اور طبقہ ثانیہ کے مدلسین کے متعلق نہیں ہے بلکہ طبقہ ثالثہ، رابعہ اور خامسہ والوں کے متعلق ہے جبکہ سفیان ثوری جمہور محدثین کے ہاں طبقہ ثانیہ کا مدلس ہے جس کی تدلیس کو محدثین نے قبول کیا ہے اور اس کی روایت کو صحیح سمجھا ہے۔ البتہ محدثین کی عبارات حاضر ہیں۔

۱- حافظ علائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۱) سے:

حافظ علائی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

---

❶ نور العینین لزبیر علی ص:۱۳۴ نشر مکتبہ اسلامیہ لاہور

❶

مدلسین کے چند طبقات ہیں ....ان میں سے دوسرے طبقے کے وہ مدلسین ہیں جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور ان کی معنعن روایت کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اگرچہ یہ لوگ سماع کی تصریح نہ بھی کریں وہ ان کی امامت کی وجہ سے یا ان کی کم تدلیس کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ ثقہ کے علاوہ سے تدلیس نہیں کرتے اس کی مثال جیسے امام زھری سلیمان الاعمش ....اور سفیان ثوری

۲- حافظ ابوزرعۃ رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶) سے:

حافظ ابوزرعۃ عراقی رحمہ اللہ بھی حافظ علائی رحمہ اللہ کے اسی قول پر اعتماد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

❷

حافظ علائی نے کہا ہے مدلسین کے چند طبقات ہیں ....ان میں سے دوسرے طبقے کے وہ مدلسین ہیں جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور ان کی معنعن روایت کو

❶

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اَ   چہ یہ لوگ سماع کی تصریح نہ بھی کریں وہ ان کی امامت کی وجہ سے یا ان کی کم تدلیس کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ ثقہ کے علاوہ سے تدلیس نہیں کرتے اس کی مثال جیسے امام زھری سلیمان الاعمش ....اور سفیان ثوری

۳- سبط ابن عجمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۱) سے:

علامہ سبط ابن عجمی بھی حافظ علائی رحمہ اللہ کے اسی قول پر اعتماد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

-

❶

ان مدلسین پر واقف ہونے والے جان لو کہ تمام مدلسین ایک جیسے نہیں ہیں کہ اَ   یہ لوگ عن یا قال یا ان یا بغیر کسی حرف کے کوئی روایت کریں اور اس میں سماع کی تصریح نہ کریں تو وہ روایت واجب التوقف ہو (یعنی غیر مقبول ہو) بلکہ ان کے طبقات ہیں جیسے کہ حافظ علائی نے کہا ہے مدلسین کے چند طبقات ہیں.........ان میں سے دوسرے طبقے کے وہ مدلسین ہیں جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور ان کی معنعن روایت کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اَ   چہ یہ لوگ سماع کی تصریح نہ بھی کریں وہ ان کی امامت کی وجہ سے یا ان کی

❶

کم تدلیس کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ ثقہ کے علاوہ سے تدلیس نہیں کرتے اس کی مثال جیسے امام زہری سلیمان الاعمش ....اور سفیان ثوری

۴- علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲) سے:

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

❶

مدلسین کا دوسرا طبقہ وہ ہے جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور اس کی حدیث کو صحیح میں نکالا ہے اس کی امامت یا کم تدلیس کی وجہ سے جیسے ثوری۔

۵- محمد بن اسماعیل الامیر الیمانی (متوفی ۱۱۸۲) سے:

امیر یمانی غیر مقلد لکھتے ہیں:

❷

عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن حجر عسقلانی نے سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ میں شمار کیا ہے۔

❶

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۶-عبدالرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد (متوفی ۱۳۲۵) سے:

عبدالرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد بھی علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے اسی قول پ اعتماد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

❶

خلاصہ یہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ حافظ طبقات المدلسین میں فرماتے ہیں کہ مدلسین کے چند طبقات ہیں ان میں سے مدلسین کا دوسرا طبقہ وہ ہے جن کی ت لیس کو ائمہ نے . دا ش ت کیا ہے اور اس کی حدیہ ش کو صحیح میں نکالا ہے اس کی امامت یہ کم ت لیس کی وجہ سے جیسے ثوری۔

۷-محمد صا ۔ گو لوی غیر مقلد (متوفی ۱۴۰۵) سے:

غیر مقلدین کے ر المحد ثین قدوۃ الصالحین استاذ الاسا ت ہ اور زبیر علی زئی کے استاذوں کے استاذ حافظ محمد صا ۔ گو لوی جس کے متعلق شیخ البانی نے کہا:

(مقدمہ مقالات

محدث گو لوی ص:۳۱) وہ اپنی ت یید میں آنے والی ای روا یہ ت کے متعلق لکھتے ہیں:

سوال: اس کی سند میں سفیان ہے جو مدلس ہے؟

جواب: سفیان دوسرے طبقے کا مدلس ہے طبقات المدلسین ص:۹۔ دوسرے طبقے

❶

کے متعلق حافظ ابن حجر نے لکھا ہے ائمہ حدیث نے ان کی تدلیس برداشت کی ہے اور ان کی حدیث صحیح سمجھی ہے کیونکہ یہ لوگ امام تھے اور تدلیس کم کرتے تھے جیسے امام ثوری ہیں۔ ❶

۸-محبّ اللہ شاہ راشدی غیر مقلد (متوفی ۱۴۱۵) سے:

غیر مقلدین کے محدث العصر محبّ اللہ شاہ راشدی زبیر علی زئی کے استاذ جس کے متعلق زبیر علی زئی یہ القاب لکھتے ہیں:

(دیکھیے: تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات ج ۲ ص: ۴۹۴ ناشر مکتبہ اسلامیہ) یہ لکھتے ہیں:

محترم دوست (زبیر علی زئی) ابتداء میں (میرے متعلق) تحریر فرماتے ہیں: اور پھر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی کتاب طبقات المدلسین سے ثابت کیا کہ امام سفیان ثوری اور امام سلیمان بن مہران الاعمش مرتبہ ثانیہ کے مدلسین ہیں جن کا عنعنہ بھی قابل قبول ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں۔ امام سفیان ثوری کے متعلق تو بلا شبہ میں نے لکھا ہے کہ چونکہ یہ طبقات المدلسین مؤلف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ میں یہ مرتبہ ثانیہ میں مذکور ہے۔ لہٰذا اس کا عنعنہ مقبول ہے۔ ❷

فائدہ: ماجرا یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا اس روایت کی سند میں سفیان ثوری واقع ہیں اور وہ اپنے استاذ عبداللہ بن دینار سے اس روایت کو عن کے ساتھ بیان کرتے ہیں تو باوجود اس کے اس روایت کو شارجہ کے ایک عالم شیخ عبدالرؤف نے صحیح قرار دیا تو کراچی کے ایک غیر مقلد عالم ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی نے اس حدیث کو ضعیف لکھا تو غیر مقلدین کے اس محدث العصر محبّ اللہ راشدی نے دامانوی کا

❶ خیر الکلام محمد گوندلوی ص: ۲۱۴ ناشر مکتبہ نعمانیہ

❷ مقالات راشدیہ لمحب اللہ شاہ راشدی ج ا ص: ۳۰۵ ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ردلکھا اور اس حدیث کو صحیح ث. ت کیا پھر زبیر علی زئی نے اپنے استاذ محبّ اللہ شاہ کا ردلکھا کہ یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے تو محبّ اللہ شاہ نے اپنے شاگرد زبیر علی زئی کے رد میں یہ مذکورہ بالا عبارت لکھی ہے جو ہم نے اوپر کی ہے۔

۹- بدیع الدین شاہ غیر مقلد (متوفی ۱۴۱۶) سے:

غیر مقلدین کے شیخ العرب والعجم بقول ثناء اللہ امرتسری امام الجرح والتعدیل [دیکھیے: مقدمہ خطبات راشدیہ از عبداللہ ناصر رحمانی] شاہ بدیع الدین شاہ راشدی اپنی تقلید میں آنے والی ایک روایت کے متعلق کہتے ہیں:

اگر کوئی کہے کہ اس کی سند میں سفیان ثوری واقع ہیں اور وہ مدلس ہیں تو اس کا جواب دو طرح سے ہے:

اولا: یہ کہ سفیان ثوری طبقہ اولیٰ کے مدلسین میں سے ہیں اور بقاعدہ محدثین ان کی تدلیس مقبول ہوگی چاہے سماع کی تصریح نہ بھی کریں ملاحظہ ہو طبقات المدلسین لابن حجر ❶

اور یہی موصوف اپنی ایک دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

سوال: سفیان ثوری مدلس ہے اور عن سے روایت کرتا ہے؟

جواب: اولاً: اس کی عنعن بوجہ مرتبہ ثانیہ ہونے کے معتبر ہے قال ابن حجر فی طبقات المدلسین ص: ۲۔ ❷

۱۰- شیخ حماد الانصاری (متوفی ۱۴۱۸) سے:

بلاد عرب کے شیخ حماد الانصاری لکھتے ہیں:

---

❶ خطبات راشدیہ لبدیع الدین شاہ راشدی ص: ۶۲۰ نشر جمعیۃ اہل حدیث سندھ ❷

,

❶

مدلسین کا دوسرا طبقہ وہ ہے جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور اس کی حدیث کو صحیح میں نکالا ہے اگرچہ وہ سماع کی تصریح نہ بھی کریں یہ ان کی امامت یا قلت تدلیس یا اس وجہ سے کہ وہ ثقہ کے علاوہ سے تدلیس نہیں کرتے جیسے زھری......اور ثوری

۱۱- ناصرالدین البانی غیر مقلد (متوفی ۱۴۲۰) سے:

شیخ ناصرالدین البانی بھی علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے اسی قول پر اعتماد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

!

" "

❷

میں کہتا ہوں کہ زکریا بن ابی زائدہ ثقہ ہے لیکن مدلس ہے اور اس نے یہ روایت معنعن کی ہے لیکن ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ کم تدلیس کرتا ہے اس لیے حافظ نے اس کو طبقہ

❶

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ثہ میں ذکر کیا ہے اور وہ وہ طبقہ ہے جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور اس کی حدیث کو صحیح میں نکالا ہے اس کی امامت یا کم تدلیس کی وجہ سے جیسے ثوری۔

۱۲- شیخ عثیمین (متوفی ۱۴۲۱) سے:

بلاد عرب کے شیخ محمد بن صالح عثیمین حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی پر اعتماد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

-

" "

❶

حافظ (ابن حجر) نے مدلسین کو پانچ طبقات میں مرتب کیا ہے (فرماتے ہیں) مدلسین کا دوسرا طبقہ وہ ہے جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور اس کی حدیث کو صحیح میں نکالا ہے اس کی امامت یا کم تدلیس کی وجہ سے جیسے سفیان ثوری۔

۱۳- شیخ مسفر بن غرم اللہ سے:

بلاد عرب کے شیخ مسفر بن غرم اللہ الدمینی لکھتے ہیں:

❷

سفیان ثوری کو حافظ ابن حجر نے اس کی امامت اور قلت تدلیس اور اس کی حدیث میں ہونے کی وجہ سے طبقہ ثانیہ میں شمار کیا ہے۔

۱۴- یحیی گوندلوی (متوفی ۲۰۰۹ء) غیر مقلد سے:

یحیی گوندلوی لکھتے ہیں:

---

❶

❷

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

❶

امام سفیان ثوری مشہور امام فقیہ عا. اور بہت بڑے حافظ تھے۔ امام ئی وغیرہ نے ان کو مدلس کہا اور امام بخاری نے فرمایا ان کی تدلیس بہت کم ہے۔ حافظ ابن حجر نے مدلسین کو پانچ طبقوں میں تقسیم کیا ہے اور امام ثوری کو دوسرے طبقے میں شمار کیا ہے، دیکھیے:

اور دوسرے طبقے کی خود ہی وضاحت فرمادی:

" "

❷

دوسرا طبقہ جن کی تدلیس کو ائمہ نے قبول کیا ہے ان کی امامت اور قلت تدلیس کی وجہ سے صحیح میں احادیث لی ہیں جیسا کہ ثوری تھے پھر اس طبقے میں ایسے راوی ہیں جو صرف ثقہ راویوں سے تدلیس کرتے تھے جیسا کہ امام ابن عیینہ حافظ ابن حجر کی اس اصولی تحریر سے واضح ہوگیا ہے کہ اگرچہ امام ثوری مدلس تھے ان کی تدلیس مضر نہیں جو حدیث کی صحت پر اثر انداز ہو اور حدیث کو تدلیس کی وجہ سے رد کردیا جائے۔

۱۵- شیخ ابو محمد امین اللہ پشاوری غیر مقلد (معاصر) سے:

غیر مقلدین کے شیخ الحدیث امین اللہ پشاوری حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع الیدین والی روایت پر مقلدین کی طرف سے یہ اعتراض (کہ سفیان ثوری مدلس

---

❶ ❷ خیر البراہین فی الجہر بالتأمین لیحیی گوندلوی ص ۲۵:۲۶

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہے اور یہاں وہ اس روایت کو عن کے ساتھ بیان کر رہے ہیں) کر کے • قدین کا یوں رد کرتے ہیں:

❶

اس اعتراض کا جواب یہ دیا جائے گا کہ سفیان ان مدلسین میں سے ہے جس کی تدلیس کو قبول کیا جاتا ہے جیسے کہ ابن حجر اور مبارکپوری نے ذکر کیا ہے ....(ابن حجر) نے کہا ہے کہ مدلسین کے پانچ طبقات ہیں ان میں دوسرا طبقہ ان مدلسین کا ہے جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور اس کی روایت کو اپنی صحیح میں لایا ہے ان کی امامت اور کم تدلیس کی وجہ سے اس کی مثال ہے سفیان ثوری۔

۱۶- شیخ ابوفوزان کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد سے:

شیخ ابوفوزان کفایت اللہ سنابلی لکھتے ہیں:

حافظ ابن حجر (متوفی ۸۵۲) نے کہا:

"   "

❷

دوسرا طبقہ مدلسین کا جن کی تدلیس کو محدثین نے برداشت کیا ہے اور ان کی احادیث کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے ان کی امامت اور ان کی مرویات میں قلت تدلیس کی وجہ سے، جیسے امام ثوری ہیں۔

❶

❷ زمیں •ئے پہ ہاتھ •ھیں لکفایت اللہ سنابلی ص: ۳۳۷ • شر مکتبہ بیت السلام لاہور

ای فا ٔ ہ عظیمہ:

اس کتاب پ علمائے اہل حدی ث پ ک و ہند میں سے ۱۵ علماء کی تقریظات موجود ہیں جنہوں نے اس کتاب کی ت وتوثیق کی ہے ان پندرہ اہل علم کے اسماء امی درج ذیل ہیں:

تقریظات علمائے پ کستان

۱- فضیلۃ ا ارشاد الحق ا ث ی

۲- فضیلۃ ا حافظ صلاح الدین یوسف

۳- فضیلۃ ا مولا ۰ مبشر ر ب نی

۴- فضیلۃ ا حافظ ا ت م الٰہی ظہیر

۵- فضیلۃ ا مولا ۰ داؤد ارشد

۶- فضیلۃ ا مولا ۰ محمد رفیق طاہر

تقریظات علمائے ہند

۷- فضیلۃ ا مولا ۰ عبد المعید مدنی

۸- فضیلۃ ا مولا ۰ صلاح الدین مقبول احمد مدنی

۹- فضیلۃ ا مولا ۰ رضاء اللہ عبد الکریم مدنی

۱۰- فضیلۃ ا مولا ۰ عبد السلام

۱۱- فضیلۃ ا مولا ۰ محفوظ الرحمٰن فیضی

۱۲- فضیلۃ ا مولا ۰ شعبان بیدار صفوائی

۱۳- فضیلۃ ا مولا ۰ سرفراز فیضی

۱۴- فضیلۃ ا نصیر احمد رحمانی

۱۵- فضیلۃ ا ابوز ی ضمیر۔ دیکھیے: [1]

---

[1] فہر ت زمیں ی پ ہاتھ ب ھیں لکفا ی ت اللہ سنابلی ص: ۷-۸۰ شر مکتبہ بی ت السلام لاہور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

گویا کہ مذکورہ بالا پندرہ علماء اور مصنف سمیت (۱۶ سولہ) اہل علم اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ سفیان ثوری طبقہ ثانیہ کا مدلس ہے اور اس کی تدلیس مقبول ہے۔

سفیان کی معنعن روایت بقول محدثین مقبول ہے۔

۱-علامہ ابن حزم غیر مقلد (متوفی ۴۵۶) سے:

علامہ ابن حزم غیر مقلد لکھتے ہیں:

❶

مدلس راوی کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم ان مدلسین کی ہے جو حافظ اور عادل ہوتے ہے کبھی روایت کو مرسلا بیان کرتے ہے کبھی مسندا اور کبھی بطور مذاکرہ کے اس کو بیان کرتے ہے کبھی بطور فتویٰ کے اور کبھی بطور مناظرے کے اور کبھی روایت کے بعض راویوں کو ذکر کرتے ہے سوائے بعض کے یہ چیز اس مدلس کے تمام روایت کو کوئی نقصان نہیں دے گی کیونکہ یہ

❶

. ح ہی نہیں ہے . ا. ہے کہ وہ اخبرن کہے ۔ عن فلان کہے ہر حال میں اس کی حدیث کو قبول کرنا واجب ہے جبتک یہ یقین نہ ہوجائے کہ اس نے فلاں روایت بغیر سند کے کی ہے...... اور اس قسم کے بڑے بڑے محدثین اور ائمہ گذرے ہیں جیسے حسن بصری...... سفیان ثوری۔

۲-علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲) سے:

حضرت علامہ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

❶

ہمارے شیخ نے مدلسین کی ایک ایسی قسم بتائی ہے جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور اس کی حدیث کو صحیح میں نکالا ہے اس کی امامت اور قلت تدلیس کی وجہ سے جیسے سفیان ثوری۔

۳-شیخ طاہر الجزائری (متوفی ۱۳۳۸) سے:

شیخ طاہر الجزائری بھی ابن حزم کے گذشتہ قول پر اعتماد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

❶

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❶

ابن حزم نے اپنی کتاب الاحکام میں کہا ہے مدلس راوی کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم ان مدلسین کی ہے جو حافظ اور عادل ہوتے ہیں کبھی روایت کو مرسلا بیان کرتے ہیں کبھی مسندا اور کبھی بطور مذاکرہ کے اس کو بیان کرتے ہیں کبھی بطور فتویٰ کے اور کبھی بطور مناظرے کے اور کبھی روایت کے بعض راویوں کو ذکر کرتے ہیں سوائے بعض کے یہ چیز اس مدلس کے تمام روایت کو کوئی نقصان نہیں دے گی کیونکہ یہ جرح ہی نہیں ہے . ا. ہے کہ وہ اخبرنا کہے یا عن فلان کہے ہر حال میں اس کی حدیث کو قبول کرنا واجب ہے جبتک یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس نے فلاں روایت بغیر سند کے بیان کی ہے ....اور اس قسم کے بڑے بڑے محدثین اور ائمہ گذرے ہیں جیسے حسن بصری........سفیان ثوری۔

---

❶

سفیان ثوری کی معنعن روایت صحیح ہیں

۲-ابوزرعہ رازی (متوفی ۲۶۴) سے:

۲-ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی (متوفی ۲۷۷) سے:

(

❶

عبارت کا خلاصۃ: یہ دونوں حضرات ابو حاتم و ابو زرعۃ سفیان ثوری کی مذکورہ بالا معنعن روایت کو صحیح کہہ رہے ہیں۔

۳-امام دارقطنی (متوفی ۳۸۵) سے:

❷

عبارت کا خلاصۃ: امام دارقطنی، سفیان ثوری کی مذکورہ بالا معنعن روایت کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

❶

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۴-امام حاکم (متوفی ۴۰۵) سے:

-

❶

عبارت کا خلاصہ: امام حاکم، سفیان ثوری کی مذکورہ بالا معنعن روایت کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

۵-امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶) سے:

❷

عبارت کا خلاصہ: امام نووی سفیان ثوری کی اس معنعن حدیث کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

۶-حضرت علامہ ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸) سے:

-

-

---

❶

❷

❶

عبارت کا خلاصہ: ابن تیمیہ سفیان ثوری کی اس معنعن حدیث کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

۷- حضرت علامہ ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸) سے:

❷

-

عبارت خلاصۃ: حضرت علامہ ذھبی سفیان ثوری کی اس معنعن حدیث کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

۸- حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲) سے:

❸

عبارت کا خلاصہ: حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی سفیان ثوری کی اس معنعن حدیث کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

---

❶

❷

❸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۹- علامہ محمد بن احمد قسطلانی (متوفی ۹۲۳) سے:

❶

عبارت کا خلاصہ: حضرت علامہ قسطلانی رحمہ اللہ، علامہ ابن حجر کے حوالے سے سفیان ثوری کی اس معنعن حدیث کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

۱۰- ارشاد الحق اثری غیر مقلد سے:

❷

عبارت کا مفہوم: ارشاد الحق اثری سفیان ثوری کی اس معنعن حدیث کے متعلق لکھتے یہ حدیث حسن ہے۔

تنبیہ: اگر ہم اس طرح کے اقوال محدثین مزید نقل کرنا چاہیں تو بفضلہٖ تعالیٰ کر سکتے ہیں لیکن اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان دس محدثین کے اقوال پر اکتفا کرتے ہیں۔

سفیان ثوری قلیل التدلیس ہے

سفیان ثوری قلیل التدلیس ہے اور قلیل التدلیس راوی کی معنعن روایت محدثین کے

---

❶

❷

-

ہاں مقبول ہوتی ہے۔جیسے کہ ہندستان کے ای غیر مقلد عالم فضیلۃ ا کفای اللہ سنابلی اولاً سفیان ثوری کے قلیل التدلیس ہونے پ محدثین کے اقوال کرتے ہیں اور بعد میں ان محدثین کے اقوال کر کے جنہوں نے کہا کہ قلیل التدلیس کی معنعن روای قبول ہوتی ہے۔اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ سفیان ثوری کی معنعن روایت مقبول ہیں: چنانچہ اس کی اصلی عبارت حظہ فرما :

اب ہم ان د ائمہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں جنہوں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کی لیس کی کثرت کی کی ہے یعنی انہیں قلیل التدلیس بتلای ہے۔

۱- چنانچہ امام علائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۱) نے کہا ہے:

❶

سفیان بن سعید الثوری مشہور امام ہیں یہ ت گذر چکی ہے کہ وہ لیس کرتے ہیں لیکن زی دہ نہیں،

۲- امام ولی الدین ابن عراقی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۲۶) نے کہا:

❷

سفیان بن سعید ثوری مشہور امام ہیں یہ لیس کرتے ہیں لیکن زی دہ نہیں۔

۳- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲) نے کہا:

" "

❸

حافظ ابن حجر (متوفی ۸۵۲) نے کہا: دوسرا طبقہ مدلسین کا جن کی لیس کو محدثین

---

❶

❷

❸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

نے . دا ث ت کیا ہے اوران کی احاد ی ث کو اپنی صحیح میں روا ی ت کیا ہے ان کی امامت اوران کی مرو ی ت میں قلت ت لیس کی وجہ سے، جیسے امام ثوری ہیں۔

دوسری جگہ کہا:

(سفیان ثوری) کبھی کبھار ت لیس کرتے تھے۔ ❶

قلیل التدلیس مدلس کا عنعنہ . لاتفاق مقبول ہو ت ہے۔

َ . شتہ تفصیل سے یہ . ت ث . ت ہوگئی کہ ائمہ ومحدثین نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو قلیل التدلیس بتلا ی ہے اوران سے کثرت ت لیس کی کی ہے لہٰذا . یہ قلیل التدلیس تو ان کا عنعنہ مقبول ہے۔.........................

محدثین کے اقوال

اب ذیل میں محدثین کے اقوال حظہ فرما :

۱-امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۴) مدلس کے . رے میں فرماتے ہیں:

❷

. . ت لیس اس پ غا . آجائے ت . تو وہ حجت نہیں یہاں ت کہ وہ تحد ی ث (سماع کی صرا ت کرے)

امام علی بن مدینی کا یہ قول اس سلسلے میں بہت ہی واضح اورصریح ہے کہ ہر مدلس کا عنعنہ رد نہیں ہوگا بلکہ صرف کثیر التدلیس مدلس ہی کا عنعنہ رد ہوگا اور قلیل التدلیس مدلس کا عنعنہ مقبول ہوگا۔

۲-امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶) فرماتے ہیں:

---

❶

❷

❶

سفیان ثوری کی حبیب بن ابی ث . ت ،سلمہ بن کہیل اور منصور سے اور کئی مشائخ کا ذکر کیا اور کہا سفیان ثوری کی ان سے ت لیس میں نہیں جا ان کی ت لیس بہت کم ہے سفیان ثوری کے . رے میں امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ بیان بھی اسی . ت کی دلیل ہے کہ قلیل التدلیس کا عنعنہ مقبول ہوگا۔

۳-امام ت مذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹) کا بھی یہی موقف ہے۔...................

۵-امام سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲) فرماتے ہیں:

❷

مدلسین کی روای ت سے متعلق چوتھی رائے یہ ہے کہ اَ مدلس سے ت لیس کبھی کبھار ہوئی ہو تو اس کا عنعنہ وغیرہ مقبول ہوگا ورنہ نہیں۔

٦-علامہ البانی رحمہ اللہ عصر حاضر کے عظیم محدث گذرے ہیں آپ فرماتے ہیں:

❸

محدثین نے مدلسین کے طبقات بنائے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں جن کے قلیل التدلیس ہونے کی وجہ سے ان کی ت لیس معاف ہے اور ان کا عنعنہ مقبول ہے۔

سنابلی کی یہ پوری تحری حظہ فرما : ❹

---

❶ ❷

❸

❹ زمیں ی پ ہاتھ . ھیں لکفا ی ت اللہ سنابلی ص:۳۳٦-۳۴۴ ۰ شر مکتبہ .ی ت السلام لاہور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

. لآ ٠ لکھتے ہیں:

اس پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ قلیل التدلیس ہیں لہذا ان کا عنعنہ مقبول ہے یہی وجہ ہے کہ سفیان ثوری کی احادی ث کو ائمہ . . ضعیف کہتے ہیں تو سفیان ثوری کی عنعنہ کو علت نہیں بناتے بلکہ د علل کی : ی د پ اس کی تضعیف کرتے ہیں۔ ❶

اس حدی ث کی سند پ وارد ہونے والے کچھ مغالطے

مغالطہ نمبر ا-

محمد صا . گو لوی لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ حدی ث ابن مسعود کا مدار عاصم بن کلیب پ ہے اور عاصم بن کلیب تفرد کی صورت میں قابل احتجاج نہیں میزان میں ہے

چنانچہ ابن عبدالبر بھی تمہید میں لکھتے ہیں یہ حدی ث بوجہ تفرد عاصم ضعیف ہے۔ ❷

جواب: عاصم بن کلیب جمہور محدثین کے ہاں ثقہ ہے حظہ فرما :

❸

---

❶ زمیں ی پ ہاتھ . ھیں لکفا ی اللہ سنابلی ص:۳۶۷ ٠ شر مکتبہ . ی السلام لاہور ❷ مسئلہ رفع الیدین پ محققانہ محمد گو لوی (متوفی ۱۴۰۵) ص:۱۱۳ ٠ شر نعمانی کتب خانہ لاہور ❸

❶

❷

❸

❹

❺

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

اس سند مین عاصم بن کلیب اوران کے والد کلیب دونوں جمہور محدثین کے د ی

ثقہ وصدوق ہیں۔ ❻

امام بخاری نے عاصم بن کلیب کی روای کو صحیح البخاری میں تعلیقا فرمایا ہے:

❼

زبیر علی زئی ای راوی کے متعلق لکھتے ہیں:

امام بخاری نے مؤمل بن اسماعیل سے اپنی صحیح بخاری میں تعلیقاً روای لی ہے لہٰذا وہ ان کے د ی صحیح الحدی (ثقہ وصدوق) ہیں۔ ❽

---

❶

❷

❸

❹

❺

❻ زمیں ہاتھ ھنے کا حکم اور مقام ص:۲۷-۲۸، شر مکتبہ اسلامیہ

❼

❽ زمیں ہاتھ ھنے کا حکم اور مقام ص:۲۳، شر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

(عاصم بن کلیب) یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ ❶

❷

"❸

-

❹

---

❶ زمیں ہاتھ . ھنے کا حکم اور مقام ص:۱۴۰ شر مکتبہ اسلامیہ

❷

❸

❹

ان تمام عبارات کا خلاصہ

۱-امام احمد فرماتے ہیں اس میں کوئی ابی نہیں۔

۲-یحی بن معین فرماتے ہیں یہ ثقہ ہے۔

۳- ئی نے کہا کہ یہ ثقہ ہے۔

۴-ابوحاتم نے فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے۔

۵-ابوداؤد نے اس کی فضیلت بیان کی۔

۶-ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا۔

۷-ابن شاہین نے اس کو ثقات میں ذکر کیا۔

۸-احمد بن صالح مصری نے کہا ثقہ اور محفوظ ہے۔

۹-ابن سعد نے کہا کہ یہ ثقہ ہے۔

۱۰-ابن القطان فاسی نے کہا یہ ثقہ ہے۔

۱۱-ابن الملقن نے کہا ثقہ ہے۔

۱۲-۰صرالدین البانی غیر مقلد نے کہا یہ ثقہ ہے۔

۱۳-احمد محمد شاکر غیر مقلد نے کہا ثقہ ہے۔

۱۴-زین الدین دمشقی نے کہا ثقہ ہے۔

۱۵-زبیر علی زئی غیر مقلد نے کہا یہ ثقہ ہے۔

۱۶-(زبیر صا . کے اصول کے مطابق) امام بخاری کے ہاں ثقہ وصدوق ہے۔

۱۷-(زبیر صا . کے اصول کے مطابق) امام مسلم کے ہاں ثقہ ہے وصدوق ہے۔

۱۸-امام حاکم کے ہاں صحیح الحدیـ ـث ہے۔

۱۹-حضرت علامہ ذہبی کے ہاں صحیح الحدیـ ـث ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۲۰-امام دارقطنی کے ہاں صحیح الحدیث ہے۔

تنبیہ: اگر ہم اس طرح کی توثیقات لکھتے جائیں تو میرے گمان میں کم از کم پچاس تو لکھی جاسکتی ہیں لیکن اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اور جہاں تک تعلق ہے علی بن مدینی کی اس جرح کا کہ عاصم حالت انفراد میں حجت نہیں ہے تو یہ جرح بقول محمد صاحب گوندلوی کے غیر مفسر ہے اس لیے مردود ہے چنانچہ محمد صاحب گوندلوی لکھتے ہیں:

محمد بن اسحاق پر جو جرحیں ہیں ان میں سے بعض غیر مفسر ہیں.........غیر مفسر جرحیں مندرجہ ذیل ہیں.......... منفرد ہو تو حجت نہیں..........یہ جرحیں مبہم غیر مفسر ہیں اور مبہم جرح توثیق کے بعد مقبول نہیں ہوتی۔ ❶

حیرت کی بات ہے کہ جب گوندلوی صاحب کے پسندیدہ راوی محمد بن اسحاق پر حالت انفراد میں حجت نہ ہونے کی جرح ہو رہی ہے تو وہ غیر مفسر اور غیر مقبول بن جاتی ہے لیکن جب وہی جرح عاصم بن کلیب پر ہوتی ہے تو گوندلوی صاحب کے نزدیک مفسر اور مقبول بن جاتی ہے ایسے انصاف کو ہمارا دور سے سلام۔

مغالطہ نمبر۲-

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

حاکم نیشاپوری نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو (یعنی سفیان ثوری کو) طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے؟ ❷

حاکم نیشاپوری حافظ ابن حجر سے زیادہ ماہر اور متقدم تھے اور درج ذیل دلائل کی روشنی میں حاکم کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔ ❸

---

❶ خیر الکلام لمحمد گوندلوی (متوفی ۱۴۰۵) ص: ۱۵۸، ناشر مکتبہ نعمانیہ لاہور ❷

❸ نور العینین لزبیر علی ص: ۱۳۸، ناشر مکتبہ اسلامیہ لاہور

جواب: زبیر علی زئی صا . کی یہ عبارت غلط فہمی پ مشتمل ہے امام حاکم نے اس عبارت کے تحت سفیان ثوری کوطبقۂ ثالثہ کا مدلس ہر َ نہیں بتا یہ ہے۔

ماجرٰی دراصل یہ ہے کہ امام حاکم نے . طبقۂ ثالثہ کا بحث شروع فرما یہ تو کہا کہ طبقہ ثالثہ کے مدلسین وہ ہیں جو مجہولین سے تدلیس کرتے ہیں پھر ان مدلسین کی کچھ مثالیں پیش فرما آگے چل کرا یہ فائدہ بیان فرما یہ ہے وہ یہ کہ کچھ محدثین ایسے ہیں جو مجہولین سے روا یہ کرتے ہیں جیسے سفیان ثوری وغیرہ اوراسی طرح شعبۃ بن الحجاج وغیرہ تو بسا اوقات روا یہ عن المجہولین کوطا . علم حدیث . ح سمجھتا ہے حالا یہ. ح نہیں۔

گو یہ کہ امام حاکم کی یہ عبارت جواب ہے سوال مقدر کا وہ سوال یہ ہے کہ آپ نے کہا وہ راوی جو مجہولین سے تدلیس کرتے ہیں ان کی وہ روا یت غیر مقبول ہونگی پھر تو بہت سارے راوی ایسے بھی جو مجہولین سے روا یہ کرتے ہیں جیسے سفیان ثوری شعبہ بن الحجاج وغیرہ؟

تو امام حاکم نے جواب د یہ کہ روا یہ عن المجہولین کوئی . ح وعیب نہیں ہے لہٰذا روا یہ عن المجہولین کرنے والے راویوں کی روا یہ مقبول ہوگی۔

اصلی عبارت حظہ فرما :

[Website: DifaAhleSunnat.com]

قار   کرام امید ہے آپ امام حاکم کی عبارت کا مطلب بخوبی سمجھ گئے ہونگے اس عبارت میں نکتے کی . ت یہ ہے کہ امام حاکم اس عبارت میں فرماتے ہیں [
اورسفیان ثوری کی طرح ہیں شعبۃ بن الحجاج یعنی جس طرح سفیان ثوری مجہولین سے روا ۔ کرتے ہیں اسی طرح شعبۃ الحجاج بھی مجہولین سے روا ۔ کرتے ہیں اب اَ بقول زبیر علی صا . کے سفیان ثوری اس عبارت سے طبقہ ۃ لثہ کے مدلس ۃ . ۃ ہوگئے تو شعبۃ بن الحجاج بھی طبقہ ۃ لثہ کے مدلس ۃ . ۃ ہونگے حالا شعبۃ بن الحجاج . لاتفاق طبقہ ۃ لثہ کا مدلس تو درکنار صرف مدلس بھی نہیں ہے چنانچہ اس کا مشہور مقولہ ہے یعنی ۃ لیس میرے ۔ د ۔ ز ۔ سے زیدہ . ی چیز ہے تو . . اس عبارت سے شعبۃ بن الحجاج کا طبقہ ۃ لثہ کا مدلس ۃ . ۃ ہو . ممکن ہے تو اسی عبارت سے سفیان ثوری کا بھی طبقہ ۃ لثہ کا مدلس ۃ . ۃ ہو . ممکن ہے کیو امام حاکم نے دونوں پ ا ۔ جیسا حکم لگا ۔ ہے تو ۔ دونوں کو طبقہ ۃ لثہ کا مدلس ماننا پڑے گا ۔ دونوں کو نہیں ۔ اور . . غیر مقلدین اس عبارت سے شعبہ کو طبقہ ۃ لثہ کا مدلس ماننے پ ہر . تیار نہیں ہو ۃ تو احناف بھی اس عبارت سے سفیان ثوری کو طبقہ ۃ لثہ کے ماننے پ ہر . تیار نہیں ہو ۃ ہیں ۔

ا ۔ لطیفہ:

میں نے کسی زمانے میں زبیر صا . کو فون کیا تھا ۔ میں نے کہا آپ نے نور العینین میں معرفۃ علوم الحد ۔ ۃ کے حوالے سے لکھا ہے کہ سفیان ثوری طبقہ ۃ لثہ کا مدلس ہے حالا تو زبیر صا . نے اس عبارت میں تو یہ بھی لکھا کہ [

کہا شعبہ کا ذکر یہاں غلط ہے خلاصہ یہ کہ اپنے مذہب کی حمایـ ـ میں اس نے کتاب کی عبارت کو غلط قرار دیـ لیکن اپنی غلط رای کو نہیں۔ لا جیسے کسی نے کہا ہے:

خود . لتے نہیں قرآن . ل دیتے ہیں۔

نیز شعبہ کا ذکر اَ یہاں غلط ہوسکتا ہے تو سفیان ثوری کا ذکر بھی یہاں غلط ہوسکتا ہے۔آ ٰ سفیان کے ساتھ کیا دشمنی ہے اس کے حق میں یہ عبارت صحیح اور شعبہ کے حق میں غلط ایسے ا ف کو ہمارا دور سے سلام۔

لیکن اَ ہم تھوڑی دیـ کے لیے اس عبارت کو سفیان کے حق میں صحیح بھی مان لیں تو اس عبارت کے آ ٰ میں لکھا ہے کہ یہ چیز جو سفیان میں موجود ہے یعنی روایـ ـ عن الجہولین یہ . ح ہی نہیں ہاں طا . علم کبھی اس کو . ح سمجھتا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔لہٰذا اس عبارت سے سفیان پ کوئی . ح ٰ . ـ نہیں ہوئی۔

فائ ہ:

حافظ زبیر علی زئی صا . کے استاذ محبّ اللہ شاہ راشدی زبیر صا . کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَ ہمارے دو ـ (زبیر صا .)اور اس کے ہمنواؤں کو اس پ اصرار ہے کہ یہاں مجاہیل سے روایـ ـ کا مطلب ان سے ـ لیس ہی ہے کیو یہ عبارت وہ ـ لیس کے نوع ہی میں لائے ہیں تو پھر گذارش ہے کہ اس سے یہ لازم آ ـ ہے کہ کہ امام شعبہ رحمہ اللہ بھی ضعفاء سے ـ لیس کرتے تھے حالا یہ سراسر . طل ہے امام شعبہ رحمہ اللہ ـ لیس عن الضعفاء تو کجا وہ محض ـ لیس سے ہی . ی تھے۔❶

اور جہاں ـ تعلق ہے زبیر صا . کی اس . ت کا کہ (حاکم ٰ ـ ش پوری حافظ ابن حجر سے زیـ دہ ماہر اور متقدم تھے اور درج ذیل دلائل کی روشنی میں حاکم کی . ت صحیح اور حافظ ابن

❶ مقالات راشدیہ لمحب اللہ راشدی (متوفی ۱۴۱۵) ج ا ص: ۳۱۱-۳۱۱ شر مکتبہ نعما لاہور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حجر کی بات غلط ہے۔) یہ بات خود غلط ہے کیو تحقیق کے بعد واضح ہو یہ کہ ابن حجر اور حاکم کی بات میں کوئی تضاد نہیں کہ ای کی بات کو دوسرے کی بات پ ترجیح دی جائے۔لہٰذا یہ زبیر صا کی اپنی غلط فہمی ہے۔

نیز امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مستدرک حاکم میں کئی مقامات پ سفیان ثوری کی معنعن روایت کو صحیح اور علی شرط البخاری و مسلم کہا ہے اَ امام حاکم رحمہ اللہ کے نزدی سفیان ثوری طبقہ ثلثہ کے مدلس ہوتے تو اس کی معنعن روایت کو ضعیف کہتے لیکن صحیح کہا ہے تو معلوم ہو یہ کہ امام حاکم کے نزدی سفیان ثوری طبقہ ثلثہ کے مدلس نہیں لہٰذا امام حاکم کی اس عبارت کا یہ مطلب بیان کرنا کہ سفیان ثوری طبقہ ثلثہ کے مدلس ہیں یہ ہے یعنی مصنف کے قول کا ایسا مطلب بیان کرنا

ہے جس سے مصنف بھی راضی نہیں ہیں۔

اَ کوئی یہ اشکال کرے کہ ممکن ہے کہ امام حاکم نے پہلے زمانے میں اس کی معنعن روایت کو صحیح کہا ہو اور معرفۃ علوم الحدیث بعد میں لکھی ہو لہٰذا یوں امام حاکم کا رجوع ثابت ہوگا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مستدر حاکم امام حاکم کی آ ی تصنیف ہے وہ اس طرح کہ حضرت علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" "

❶

حاکم (متوفی ۴۰۵) نے مستدرک اپنی آ ی عمر میں امام دارقطنی (متوفی ۳۸۵) کی وفات کے کافی مدت کے بعد لکھی ہے۔

لہٰذا رجوع کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔

---

❶

مغالطہ نمبر۳۔

حافظ ابن حبان البستی فرماتے ہیں:

اور مدلس جو ثقہ و عادل ہیں جیسے (سفیان) ثوری ، اعمش اور ابو اسحاق (السبیعی) وغیرہم تو ہم ان کی (بیان کردہ) احادیث سے حجت نہیں پکڑتے الا یہ کہ انہوں نے سماع کی تصریح کی ہو۔❶

جواب: ابن حبان جرح میں متشدد شمار کیے جاتے ہیں اس لیے اکثر محدثین کے مقابلے میں اس کی جرح کا اعتبار نہیں کیا جائیگا جیسے کہ حضرت علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

❷

پس اس کے متعلق غور وفکر کیا جائے اس لیے کہ ابن حبان طعنہ باز اور فتنہ انگیز ہے۔

نیز اس کے متعلق حضرت علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

❸

ابو عمرو بن صلاح نے اس کے متعلق طبقات الشافعیۃ میں لکھا ہے کہ اس نے اپنے تصرفات میں بہت بڑی غلطیاں کی ہیں۔

میں بھی کہتا ہوں سفیان ثوری کی معنعن روایت کو قبول نہ کرنا یہ ان کی ان فحش غلطیوں میں سے ہے۔

مغالطہ نمبر۴۔

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

❶ نور العینین لزبیر علی ص:۲۱۶-۲۱۷ نشر مکتبہ اسلامیہ

❷

❸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

امام علی بن عبد اللہ المدینی نے فرمای لوگ سفیان (ثوری) کی حدیث میں یحی القطان کے محتاج ہیں کیو وہ مصرح بلسماع روایت بیان کرتے تھے۔ ❶

اس قول سے دو تیں ث ت ہوتی ہیں:

اول: سفیان ثوری سے یحی بن سعید القطان کی روای ت سفیان کے سماع پ محمول ہوتی ہے۔

دوم: امام ابن المدینی امام سفیان ثوری کو طبقہ اولیٰ ث میں سے نہیں سمجھتے تھے ورنہ یحیٰ القطان کی روای ت کا محتاج ہو کیا؟ ❷

جواب: اصلی عبارت یہ ہے:

❸

اولاً: اس عبارت میں سفیان کی تعیین نہیں کہ سفیان سے مراد سفیان ثوری ہے ی سفیان بن عیینہ کیو یحی بن سعید القطان جس طرح سفیان ثوری سے روای ت کرتے ہیں اسی طرح سفیان بن عیینۃ سے بھی روای ت کرتے ہیں اور جس طرح سفیان ثوری مدلس ہیں اسی طرح سفیان بن عیینہ بھی مدلس ہیں تو ت سفیان کی اس عبارت میں تعیین ث ت نہیں کروگے ت اس عبارت سے استدلال غلط ہے کیو قا ہ مسلمہ ہے

---

❶

❷ تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات لزبیر علی زئی ج ۳ ص: ۳۰۷-۳۰۸ شر مکتبہ اسلامیہ

❸

دیکھیے :❶ ۔

نیز راوی کے عدم تعیین کی وجہ سے زبیر صا ۔ کے ن د یہ روایت ضعیف ہو جاتی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

ا َ محمود سے مراد محمود بن غیلان لیا جائے تو سند صحیح ہے اور اَ محمود بن اسحاق الخزاعی مراد لیا جائے تو یہ سند منقطع ہے اسی شک کی وجہ سے راقم الحروف نے روایت کو ضعیف قرار دیا۔❷

ثانیاً: یہ روایت صحیح نہیں ہے کیو اس روایت کی سند میں پہلے راوی خطیب بغدادی کے استاذ ابو القاسم الازھری کی توثیق ث ۔ یہ نہیں اس کے متعلق خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

❸

بہت زیادہ حدیثیں لکھنے اور ن والا تھا اور حدیث کی طرف توجہ دینے والا اور جمع کرنے والا تھا سچا امانت دار صحت و استقامت والا صحیح مذہب اور حسن اعتقاد والا اور درس قرآن پہ ہمیشگی کرنے والا تھا ہم نے اس سے بڑی بڑی کتابیں سنی وہ نہر طابق میں گلی کے کشادہ دروازے پر رہتے تھے۔

اس پوری عبارت میں اَ چہ راوی کے علم و دیانتدار کا بیان ضرور ہے لیکن اس کے لیے ثقہ کا لفظ نہیں ہے۔ جیسے کہ ایک راوی ہے عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک اس کے متعلق زبیر صا ۔ لکھتے ہیں:

---

❶

❷ ن ۔ ء رفع الیدین مترجم از زبیر علی زئی ص: ۵۷ ن شر کتبہ اسلامیہ ❸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یـ درہے کہ عثمان بن محمد کا ثقہ ہو٠ معلوم نہیں اس کے بعد اس راوی کے لیے یہ عبارت
کرنے کے بعد زبیر صا ۔ لکھتا ہے:

خالد بن سعد نے کہا عثمان بن محمد طلب علم پ توجہ دینے والوں میں سے ہے اس نے
مسائل پ ڑھائے اور فضیلت کے ساتھ (ساتھ) دستاو یز یں لکھیں وہ اپنے موضع (علاقے
) کا مفتی تھا ۳۲۰ھ کو فوت ہوا۔

اس عبارت میں توثیق کا٠ م و ن نہیں ہے۔ ❶

ؿ لثا: عبدالرحمٰن بن ابی حاتم فرماتے ہیں:

❷

علی بن مدینی اور یحی بن معین کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کے اثبت یعنی مظبوط شاَ د
پ نچ ہیں یحی القطان، وکیع اور عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابونعیم ہیں۔
علی بن مدینی اور یحی بن معین نے وکیع اور عبداللہ بن مبارک کو جو سفیان سے حدیـ ؿ
ابن مسعود کے راوی ہیں مطلقا ۔ ا۔ درجے کا یعنی اثبت قرار دیـ ہے تو اس سے معلوم ہو٘

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۲۰۷٠ شر مکتبہ اسلامیہ ❷

ہے کہ علی بن مدینی اور یحیٰ بن معین کے نزدیـ سفیان کی روایـ یحی سے جس طرح مطلقا قبول ہے چاہے سماع کی تصریح کرے چاہے نہیں اسی طرح وکیع اور سفیان سے بھی مطلقا قبول ہے چاہے سماع کی تصریح کرے چاہے نہیں۔

مغالطہ:۵-

زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

یحی بن سعید القطان نے فرمایا میں نے سفیان (ثوری) سے صرف وہی کچھ لکھا ہے جس میں انہوں نے حدثنی اور حدثنا کہا، سوائے دو حدیثوں کے۔(کتاب العلل ومعرفۃ الرجال للامام احمد ج ا ص:۲۷۰) ❶

جواب: اصلی عبارت اس طرح ہے:

❷

اولا: اس عبارت میں بھی سفیان میں احتمال ہے کہ کو سفیان مراد ہے یہاں احتمال آ یـ اور اصول ہے کمامر۔

ثـ :اَ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ یہاں سفیان سے مراد سفیان ثوری ہیں تو بھی ہمارے مدعا پـ کوئی اثـ نہیں پڑـ کیو یحی بن سعید اس عبارت میں صاف فرمارہے ہیں کہ میں نے سفیان سے دو حدیثیں بغیر تصریح سماع کے لی ہیں اور یحی نے ان کو ضعیف قرار نہیں دیـ تو معلوم ہوَیـ کہ یحی کے نزدیـ بھی سفیان ثوری کی تـ لیس مقبول ہے۔

مغالطہ نمبر ۶-

قسطلانی، عینی اور کرمانی فرماتے ہیں: سفیان (ثوری) مدلس ہیں اور مدلس کی عن والی

❶ تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات لزبیر علی زئی ج ۳ ص: ۳۰۸ ـشر مکتبہ اسلامیہ ❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

روای ت حجت نہیں ہوتی الا یہ کہ دوسری سند سے (اس روای ت میں) سماع کی تصریح ث ۔ ت ہو جائے۔ ❶

جواب: اولاً تو یہ حضرات سفیان ثوری کی معنعن روای ت کو صحیح کہتے ہیں۔ حظہ فرما :

۱- علامہ . رالدین عینی (متوفی ۸۵۵) سے:

❷

عبارت کا خلاصہ: علامہ . رالدین عینی سفیان ثوری کی مذکورہ . لا معنعن روای ت کو صحیح بتا رہے ہیں۔

۲- علامہ قسطلانی (متوفی ۹۲۳) سے:

❸

عبارت کا خلاصہ: حضرت علامہ قسطلانی رحمہ اللہ، علامہ ابن حجر کے حوالے سے سفیان ثوری کی اس معنعن حدی ث کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

جہاں ت تعلق ہے ان حضرات کی ان عبارات کا تو یہ حضرات اپنی اس عبارت میں

---

❶ نورالعینین لزبیر علی ص:۰۲۱۷ شر مکتبہ اسلامیہ ❷

❸

صحیح بخاری کی ای حدیث کی دوسندوں میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سفیان ثوری کی پہلے معنعن روایت کرنے کے بعد تصریح سماع والی روایت بیان کی (تاکہ وہ شخص جو سفیان ثوری کے طبقہ کے مدلس ہونے سے واقف ہے اس کو یہ وہم نہ ہو کہ) سفیان مدلس ہے اور مدلس کی معنعن روایت قبول نہیں کی جاتی ہے۔ تصریح سماع نہ کرے تو ایسے واہم کے وہم کو دور کرنے کے لیے تصریح سماع والی سند لائی ہے ورنہ میں تو ہر مدلس کی معنعن روایت صحیح ہوتی ہے جیسے کہ اس بات پر فریقین یعنی مقلدین وغیر مقلدین کا اتفاق ہے۔

مغالطہ نمبر ۷-

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

ابن الترکمانی الحنفی نے کہا ثوری مدلس ہیں اور انہوں نے یہ روایت عن سے بیان کی ہے۔[الجوہر النقی ج۸ص:۲۶۲] ❶

کہنا یہ چاہتے ہیں کہ حنفی عالم ابن الترکمانی نے بھی ای معنعن رایت کو سفیان الثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف بتایا ہے لہٰذا سفیان ثوری کی معنعن روایت ضعیف ہوتی ہے۔

جواب: ابن الترکمانی کے کلام میں تعارض ہے کیو اس نے د مقامات پر سفیان ثوری کی معنعن حدیث کو صحیح کہا ہے چنانچہ ای مقام پر لکھتے ہیں:

❷

---

❶ نور العینین لزبیر علی ص:۲۱۷، شر مکتبہ اسلامیہ

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عبارت خلاصۃ: ابن الترکمانی سفیان ثوری کی اس معنعن حدیـ ث کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

. . ابن الترکمانی کے کلام میں تعارض ث. ت ہوَ ـ تو غیر مقلدین کے اصول کے مطابق اس کے دونوں قول ساقط الاعتبار ہو نگے۔ جیسے کہ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

عبد الرحمٰن بن صامت پ امام ابن حبان نے . ح کی ہے اور اسے (پھر) کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ذہبی نے بتا ـ کہ ابن حبان کے دونوں اقوال ساقط ہیں۔ ❶

لہٰذا میں بھی کہتا ہوں. . ابن الترکمانی نے ا ـ مقام پ سفیان کی معنعن روا ـ ت کو رد کیا اور د مقامات پ صحیح کہا تو تعارض کی وجہ سے ان کے دونوں قول ساقط الاعتبار ہو نگے۔

مغالطہ نمبر ۸-

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

نیموی تقلیدی نے سفیان ثوری کی بیان کردہ آمین والی حدیـ ث پ یہ. ح کی کہ ثوری بعض اوقات ت لیس کرتے تھے اور انہوں نے اسے عن سے بیان کیا ہے۔ دیکھیے: آ ث ر السنن کا حاشیہ ص: (۱۹۴ ح ۳۸۴) ❷

جواب: اولاً: نیموی نے سفیان ثوری کی ت لیس اور عنعنہ کی وجہ سے شعبہ کی روا ـ ت کو سفیان کی روا ـ ت پ ت جیح دی ہے لیکن نہ اس کی روا ـ ت کو رد کیا اور نہ ہی ضعیف کہا۔ کیو ت جیح کا مطلب یہ ہے کہ دونوں روا ـ ت صحیح ہیں اَ چہ ا ـ کو دوسری پ ت جیح حاصل ہے۔
اصلی عبارت حظہ فرما :

---

❶ نور العینین لزبیر علی ص: ۱۳۴ ۰ شر مکتبہ اسلامیہ

❷ تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات لزبیر علی زئی ج ۳ ص: ۳۱۴ ۰ شر مکتبہ اسلامیہ

بہر حال ثوری چو بسا اوقات تدلیس بھی کرتے ہیں اور اس نے اس روایت کو عنعنہ سے روایت کیا ہے اس وجہ سے شعبہ کی خفض والی روایت کو ترجیح دی جائے گی۔

تو ترجیح اور چیز ہے اور تضعیف اور چیز ہے اس نے شعبہ روایت کو سفیان کی روایت پر ترجیح ضروری ہے لیکن سفیان کی روایت کو ضعیف نہیں کہا ہے۔لہذا ترجیح ضعیف ہونے کو مستلزم نہیں۔ ❶

مغالطہ نمبر ۹-

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

حسین احمد مدنی دیوبندی کانگریسی نے آمین والی روایت کے بارے میں کہا اور سفیان تدلیس کرتا ہے۔(تقریر ترمذی اردو ص:۳۹۱) ❷

جواب: یہاں پر بھی وہی جواب ہے جو نیموی کی عبارت کا ہے۔

مغالطہ نمبر ۱۰-

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

ماسٹر امین اکاڑوی دیوبندی نے ایک روایت پر سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے جرح کی دیکھیے مجموعہ رسائل (طبع قدیم ج ۳ ص:۳۳۱) اور تجلیات صفدر (ج ۵ ص:۴۷۰) ❸

جواب: حضرت مولانا محمد امین صاحب کی اصلی عبارت اس طرح ہے:

حضرت وائل بن حجر کی حدیث ابوداؤد سے جو پیش کرتے ہیں نہ صحیح ہے کیونکہ اس میں سفیان مدلس، علاء بن صالح شیعہ، محمد بن کثیر ضعیف ہے۔ ❹

---

❶

❷ تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات لزبیر علی زئی ج ۳ ص:۳۱۴ ناشر مکتبہ اسلامیہ

❸ تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات لزبیر علی زئی ج ۳ ص:۳۱۴ ناشر مکتبہ اسلامیہ ❹ تجلیات صفدر لمحمد امین صفدر ج ۵ ص:۴۷۰ ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اس عبارت میں جو مولا ٠ محمد امین صا ۔ نے سفیان ثوری کی ت لیس کی وجہ سے روا ی ت کو رد کیا ہے وہ صرف اور صرف غیر مقلدین پ الزام قائم کرنے کے لیے کہ آپ کے یے کے مطابق تو سفیان کی معنعن روا ی ت قبول نہیں پھر تو سفیان کی آمین ۔ لجہر والی معنعن روا ی ت بھی تمہارے ٠٠د ی ضعیف ہونی چاہیے؟ نہ اس اعتبار سے کہ مولا ٠ محمد امین صا ۔ کے ٠٠د ی بھی سفیان ثوری کی ت لیس مضر ہے۔ چنانچہ حضرت مولا ٠ محمد امین صا ۔ نے ی٠ پ ہاتھ ۔٠ ھنے والی روا ی ت کے متعلق عربی میں ا ی مضمون لکھا ہے حضرت نے اس مضمون میں یہی ۔ ت لکھی ہے جو میں نے لکھ دی ہے۔ چنانچہ حضرت لکھتے ہیں:

❶

آج کل کچھ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ابن مسعود کی حد ی ث کی سند میں سفیان ہے اور وہ مدلس ہے اس لیے یہ روا ی ت ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں اے لا مذہبو صحیح ابن ٠٠ یمہ میں دیکھو وہاں پ بھی سفیان (ی٠ پ ہاتھ ۔٠ ھنے والی) روا ی ت کو عن کے ساتھ کر رہے ہیں اور سفیان کا عمل اس (ی٠ پ ہاتھ ۔٠ ھنے والی) حد ی ث کے خلاف ہے لہٰذا پھر اس حد ی ث کا آپ کے ٠٠د ی کیا حکم ہوگا؟

مغالطہ:۱۱-

زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

<u>سرفراز خان صفدر دیوبندی نے ا ی روا ی ت پ</u> سفیان ثوری کی ت لیس کی وجہ سے

❶

. ح کی ہے ٬ ائن السنن (ج۲ص:۷۷)❶

اولاً: حضرت شیخ سرفراز خان صفدر کے ٬ د یہ سفیان ثوری کی تدلیس قبول ہے چنانچہ حضرت لکھتے ہیں:

قتادہ کا شمار طبقہ اولیٰ کے مدلسین میں ہوتا ہے جن کی تدلیس کسی کتاب میں مضر نہیں ہے (اس کے بعد امام حاکم کے حوالے سے قتادہ کو طبقہ اولیٰ کا کیا ہے) اس کے بعد لکھتے ہیں:

علاوہ ازیں علامہ ابن حزم سے محدثین کا ضابطہ بیان کرتے ہوئے ان مدلسین کی فہرست بتاتے ہیں جن کی روایتیں باوجود تدلیس کے صحیح اور ان کی تدلیس سے صحت حدیث پر کوئی اثر نہیں پڑتا چنانچہ لکھتے ہیں:

❷

ان مدلسین میں سے جلیل القدر محدث اور مسلمانوں کے امام شامل ہیں جیسے حسن بصری ابواسحاق السبیعی قتادہ بن دعامہ عمرو بن دینار سلیمٰن اعمش ابوالزبیر سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ وغیرہ۔

ثانیاً: حضرت شیخ نے سفیان ثوری کو مدلس بتا کر روایت کو رد نہیں کیا ہے بلکہ شعبہ کی روایت کو سفیان کے مقابلے میں اصح قرار دیا ہے جیسے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سفیان کی روایت کو شعبہ کے مقابلے میں اصح قرار دیا ہے

اصلی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

---

❶ تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات لزبیر علی زئی ج۳ص:۱۳۳-۳۱۴ ناشر مکتبہ اسلامیہ

❷ احسن الکلام للشیخ سرفراز خان صفدر حصہ:۱ص:۲۵۰-۲۵۱ ناشر مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ پاکستان

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❶

امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ سفیان کی حدیث شعبہ کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ شعبہ نے اس حدیث میں بہت ساری جگہوں میں خطا کی ہے۔

تو اب زبیر صاحب سے سوال ہے کہ امام بخاری نے اس عبارت میں سفیان ثوری کی روایت کو شعبہ کی روایت کے مقابلے میں اصح قرار دیا ہے تو آپ کیا فرمائیں گے کہ امام بخاری نے شعبہ کی روایت کو رد کردیا؟ یعنی امام بخاری کے نزدیک شعبہ غیر ثقہ ہے اور اس کی ان کے ہاں روایت مردود ہوتی ہے ہرگز نہیں۔ تو جب امام بخاری کے اصح کہنے سے شعبہ کی روایت مردود نہیں کہلائیگی تو حضرت شیخ کے شعبہ کی روایت کو اصح قرار دینے سے سفیان کی روایت مردود ثابت نہیں ہوگی۔

مغالطہ نمبر ۱۲-

زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

محمد تقی عثمانی دیوبندی نے سفیان ثوری پر شعبہ کی روایت کو ترجیح دیتے ہوئے کہا سفیان ثوری اپنی جلالت قدر کے باوجود کبھی کبھی تدلیس بھی کرتے ہیں۔ (درس ترمذی ج ا ص:۵۲۱) ❷

جواب: حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب نے سفیان ثوری کو مدلس قرار دے کر روایت کو رد نہیں کیا ہے صرف اتنا بتایا کہ جب کسی ایک ہی استاذ سے سفیان ثوری اور شعبہ میں کسی لفظ کے نقل کرنے میں اختلاف ہوجائے تو دونوں لفظ صحیح ہونگے لیکن شعبہ کے الفاظ اصح ہونگے لہٰذا سفیان کی تدلیس کی وجہ سے روایت کو رد نہیں کیا۔ پھر بھی اس عبارت سے یہ نتیجہ

❶

❷ تحقیقی اصلاحی اور علمی مقالات لزبیر علی زئی ج ۳ ص: ۳۱۴ ناشر مکتبہ اسلامیہ

نکالنا کہ سفیان کی معنعن روایت قبول نہیں یہ محض ہٹ دھرمی ہے۔

مغالطہ نمبر۱۳۔

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

الذہبی میزان الاعتدال ج۲ص:۱۶۹

حافظ ذہبی کی گواہی سے معلوم ہوا کہ سفیان رحمہ اللہ ضعیف لوگوں سے تدلیس کرتے تھے۔ یاد رہے کہ جو ضعفاء سے تدلیس کرے اس کی عن (بغیر تصریح سماع والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔

ابوبکر الصیرفی (متوفی ۳۳۰) نے کتاب الدلائل میں کہا

❶

ہر راوی جس کی غیر ثقہ راویوں سے تدلیس ظاہر ہو جائے تو اس کی روایت اس وقت تک مقبول نہیں. جب تک وہ ''حدثنی'' یا ''سمعت'' نہ کہے یعنی اس کے سماع کی تصریح کے بعد ہی اس کی روایت مقبول ہوتی ہے؟

جواب: میزان الاعتدال کی اصلی عبارت اس طرح ہے جس کے ابتدائی الفاظ زبیر صاحب کو پسند نہیں آئے:

سفیان ثوری حجت ہے ثبت ہے متفق علیہ ہے باوجود اس کے کہ یہ ضعفاء سے تدلیس

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۲، ناشر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کرتے ہیں لیکن چو اس کو حدیـ ـث کے پ ٘ کا استعداد حاصل ہے (یہ چو ضعفاء کی صحیح اور ضعیف حدیـ ـث پہچان یـ ـت ہے اس لیے ان سے صرف وہی روایـ ـیـ ـت ہے جو صحیح ہو۔ جیسے کی مروی ہے کہ۔ ۔ سفیان ثوری نے یہ اعلان کیا کہ کلبی سے روایـ نہیں یـ ٘ تو سفیان سے کہا َ یـ پھر آپ اس سے روایـ ـ کیوں یـ ـت ہو؟ تو سفیان نے کہا

یعنی میں اس کے سچ اور جھوٹ کو جا ہوں دیکھیے میزان الاعتدال ج ۳ ص: ۵۵۷ ٘ شر دار المعرفۃ بیروت) اور حدیـ ـث کے ساتھ ان کو منا ۔ ـت ہے (اس لیے یہ اَ چہ ضعفاء سے ـت لیس کرے پھر بھی حجت ہے)

نیز غور فرما علامہ ذہبی اس عبارت میں سفیان ثوری کو ۔ وجود مدلس عن الضعفاء ہونے کے مطلقا حجت قرار دے رہے ہیں یہ نہیں فرما رہے کہ۔ ۔ تصریح سماع کرے تو پھر حجت ہونگے اَ عن کے ساتھ روایـ ـ کرے تو حجت نہیں ہونگے ایسی ۔ ـت نہیں مطلقا حجت ہے چاہے تصریح سماع نہ بھی کرے۔

فا ٘ ہ:

حافظ زبیر علی زئی کے استاذ محبّ اللہ شاہ راشدی ابو جا۔ دامانوی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۔ قسمتی سے انہوں نے کتب رجال میں دیکھ لیا کہ سفیان الثوری رحمہ اللہ بھی مدلس ہیں حالا حافظ رحمہ اللہ میزان میں (جہاں سے ڈاکٹر صا ۔ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ ضعفاء سے ـت لیس کرتے تھے یہ بھی ساتھ ہی فرماتے ہیں:

امام سفیان ثوری کو ٘ قدانہ بصیرت و ذوق تھا جس سے ان ضعفاء کی روایـ ـت صحیحہ کا امتیاز کریـ ـ تھا اور اس آدمی کی ۔ ـت کا کوئی اعتبار نہیں جو یہ کہتا ہے کہ امام ثوری رحمہ اللہ

کذابوں (جھوٹوں) سے تدلیس کرتا تھا اوران سے روایت لکھا کرتا تھا۔

افسوس کہ ڈاکٹر صاحب نے [ ] تو فرمایا اور آگے جو کچھ تھا اس کو حذف کردیا، اس لیے کہ یہ قطعہ ان کے موقف کے لیے مضر تھا؟ پھر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے [ ] والا ٹکڑا اس عبارت کے بعد ذکر فرمایا: [ ] یعنی

امام ثوری رحمہ اللہ حجت ثبت محدثین کے درمیان متفقہ طور پر مقبول ہیں۔ باوجود اس بات کے کہ وہ ضعفاء سے تدلیس کرتے تھے۔

اب قارئین کرام آپ ہی خود انصاف کریں وہ [ ] سے پیشتر جو عبارت ہے وہ ڈاکٹر صاحب کے موقف کو کتنا بے معنی کررہی ہے۔ اس سے تو صاف عیاں ہے کہ حافظ ذہبی کا موقف بھی وہی ہے جو حافظ ابن حجر کا ہے یعنی ان کی امامت وجلالت وکثرت تدلیس کی وجہ سے ائمہ حدیث نے ان کی معنعنہ روایت بھی قبول فرمائی ہیں۔ ❶

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

نیز علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے سفیان ثوری کی معنعن روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

- ❷

❶ مقالات راشدیہ لمحب اللہ راشدی (متوفی ۱۴۱۵) ج اص: ۳۰۲ ناشر مکتبہ نعمانیہ لاہور

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❶

-

عبارت کا خلاصۃ: حضرت علامہ ذہبی سفیان ثوری کی اس معنعن حد ۃ کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

معلوم ہوا کہ علامہ ذہبی کے ۔ د سفیان ثوری کا ہو۔ صحت حد ۃ کے منافی نہیں۔ لہٰذا ذہبی کی عبارت کا یہ مطلب بیان کر۔ کے قبیل سے ہے یعنی مصنف کی عبارت کا ایسا مطلب بیان کر۔ جس پ خود مصنف بھی راضی نہیں۔

جان لو کہ یہ وہی طرز ہے جو خود زبیر صا ۔ نے بھی اپنے پسند ہ راوی ابو قلابہ سے ۔ لیس کے الزام ہٹانے کے لیے اختیار کی ہے وہ اس طرح کہ علامہ ذہبی اور ابن حجر رحمہا اللہ نے ابو قلابہ کو مدلس قرار د ہے تو زبیر صا ۔ فرماتے ہیں یہ مدلس نہیں (بلفظ زبیر علی) کیو خود حافظ ذہبی نے ہی ابو قلابہ رحمہ اللہ کی متعدد عن والی روایت کو بخاری ومسلم کی شرط پ (صحیح علیٰ شرطہما کہا ہے دیکھیے تلخیص المستدرک)۔ ❷

لہٰذا ہم نے بھی سفیان ثوری سے ۔ لیس مضر کے الزام ہٹانے کے لیے یہی طرز اختیار کی ہے۔

اور جہاں ۔ تعلق ہے صیرفی کے قول [

کا تو صیرفی کے اس قول سے طبقہ اولیٰ و ۃ کے مدلسین مستثنیٰ ہیں اس لیے کہ یہ قاعدہ . لاتفاق اپنے عموم پ جاری نہیں رہ سکتا

❶

❷ مسئلۃ فاتحہ خلف الامام لزبیر علی زئی ص: ۴۵۔ شر مکتبۃ اسلامیۃ

ورنہ سفیان ثوری کی وہ معنعن روایت جو میں موجود ہیں وہ بھی ضعیف کہلائینگی کیو صیرفی نے میں ہونے کی استثناء بھی نہیں کی ہے حالا خود زبیر صا . کے ن د ی بھی میں تمام مدلسین کی معنعن روایت صحیح ہیں جیسے کہ زبیر صا . لکھتے ہیں:

اصول حدی ث میں یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ مدلس کی تصریح سماع کے بغیر (مثلاً عن) والی روای ت ضعیف ہوتی ہے بشرطیکہ......روای ت مذکورہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کے علاوہ ہو۔ ❶

نیز اس قاعدے کو عام ماننے کی صورت سفیان ثوری کی وہ روایت بھی ضعیف ہوجائینگی جن میں ان کا متابع موجود ہے حالا متابع کے موجود ہونے کی صورت میں سفیان ثوری کی متابعت والی روای ت بھی صحیح ہوتی ہے جیسے کہ زبیر صا . خود لکھتے ہیں:

مدلس کی اَ معتبر متابعت ث . ت ہوجائے تو اس کی روای ت قوی ہوجاتی ہے سفیان ثوری اس روای ت (یعنی عبداللہ بن سعود) میں عاصم بن کلیب سے منفرد ہیں۔ ❷

تو جس طرح زبیر صا . کے ن د ی محدثین کی تصریح کے مطابق مدلسین کی والی معنعن روایت اور متابعت والی معنعن روایت صیرفی کے اس اصول سے مستثنی ہونگی اسی طرح ہمارے ن د ی بھی سفیان ثوری کے طبقہ ث کی تصریح کرنے والے محدثین کے مطابق سفیان ثوری کی معنعن روایت مستثنی ہونگی۔

مغالطہ نمبر۱۴۔

صلاح الدین العلائی جامع التحصیل فی احکام المراسیل ص:۹۹

یعنی سفیان ثوری ان مجہول لوگوں سے ت لیس کرتے تھے جن کا پتہ بھی نہیں چلتا۔

جواب: حافظ علائی رحمہ اللہ کی یہ عبارت اپنی نہیں ہے بلکہ حضرت نے یہ عبارت امام

❶ . ن رفع الیدین مترجم لزبیر علی زئی ص:۲۵ ۰ شر مکتبہ اسلامیہ

❷ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۹ ۰ شر مکتبہ اسلامیة

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حاکم کی معرفۃ علوم الحدیث کے حوالے سے کی ہے لیکن حضرت سے اس عبارت کے
کرنے میں خطا ہوئی ہے اصلی کتاب معرفۃ علوم الحدیث کی اس عبارت میں سفیان ثوری کا
ذکر نہیں ہے وہ عبارت لاحظہ فرما :

❶

البتہ . . طبقہ ثالثہ کے مدلسین کا بحث ختم ہوجا ہے تو اس کے بعد امام حاکم نے
فائدے کے طور پر بتایا ہے کہ جہاں تعلق ہے کا تو سفیان
ثوری اور د محدثین جیسے امام شعبہ وغیرہم کرتے ہیں اور یہ
. ح نہیں ہے۔ اصلی عبارت حظہ فرما :

❶

❶

لہٰذا حافظ علائی رحمہ اللہ سے عبارت کے کرنے میں خطا ہوگئی ہے ظاہر ہے خطا سے کون محفوظ ہے۔ جیسے کہ زبیر علی زئی صا فرماتے ہیں: ا ن خطا کا پتلا ہے۔ ❷

فا ہ:

محبّ اللہ شاہ راشدی زبیر علی زئی کے استاذ، زبیر علی زئی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اور نہای افسوس سے کہنا پڑ ہے کہ حافظ علائی نے حاکم کی کتاب معرفۃ علوم الحدی ث سے اس موقف پ جو عبارت فرمائی ہے اس میں ایسے اختصار سے کام لیا ہے کہ ت کچھ سے کچھ ہوگئی ہے اور اس سے زی دہ افسوس محترم دو (زبیر صا) پ ہے کہ انہوں نے بھی حافظ علائی کی منقولہ عبارت جوں کی توں کردی ہے اور اصل کتاب (معرفۃ علوم الحدی ث امام حاکم) کی طرف مراجعت ضروری ہی نہیں سمجھی واللہ باللہ یہ طرز عمل ان کے علمی شان سے بمراحل بعید ہے۔ ❸

نیز محبّ اللہ راشدی لکھتے ہیں:

محترم دو (زبیر صا) نے امام حاکم کی عبارت جامع التحصیل سے فرمائی ہے اولیٰ وا تو یہ تھا کہ وہ خود امام حاکم کی کتاب معرفۃ علوم الحدی ث متعلقہ فصل کو پوری طرح دیکھ کر کوئی رائے قائم فرماتے۔ در سے جو غلطیاں رو ہوتی ہیں ان سے محترم دو بخوبی واقف ہونگے امام حاکم رحمہ اللہ تو اس طرح فرماتے ہیں:

ابوعبداللہ (حاکم) فرماتے ہیں پھر لیس ہمارے یہاں چھ جنسوں پ ہے۔

❶

❷ . رفع الیدین مترجم لزبیر علی زئی ص:۲۶ شر مکتبہ اسلامیۃ

❸ مقالات راشدیہ لمحب اللہ راشدی (متوفی ۱۴۱۵) ج ا ص:۳۰۹ شر مکتبہ نعما لاہور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

لیکن علامہ علائی جامع التحصیل میں اس طرح لکھتے ہیں:

(حاکم) ابوعبداللہ نے اپنی کتاب علوم الحدیث میں مدلسین کی جنسوں کو چھ قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

اہل علم ان دونوں عبارتوں میں جو باریک فرق ہے اس کو خیال میں رکھیں۔ ❶

مغالطہ نمبر ۱۵-

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

حافظ ابن رجب (شرح علل الترمذی ج ۱ ص: ۳۸۵)

یعنی سفیان ثوری وغیرہ ان لوگوں سے بھی تدلیس کرتے تھے جن سے ان کا سماع نہیں ہوتا تھا۔ ❷

سرفراز صفدر اپنی کتاب احسن الکلام میں لکھتے ہیں:

ابوقلابہ گو ثقہ تھے لیکن غضب کے مدلس تھے......ابوقلابہ کی جن سے ملاقات ہوئی ان سے بھی اور جن سے نہیں ہوئی ان سے بھی سے تدلیس کرتے تھے۔[ج ۲ ص: ۱۱۱]

اگر حافظ ذہبی کے قول کی بنیاد پر ابوقلابہ تابعی رحمہ اللہ غضب کے مدلس قرار دیے جاتے ہیں تو حافظ ابن رجب کے قول پر سفیان ثوری کو غضب کا مدلس کیوں نہیں قرار دیا جاتا؟ ❸

زبیر صاحب مزید لکھتے ہیں:

ابوقلابہ جو کہ مدلس نہیں تھے ان کے عنعنہ کو رد کرنا اور ثوری جو کہ ضعفاء سے تدلیس کرتے تھے ان کے عنعنہ کو قبول کرنا انصاف کا خون کرنے کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ

---

❶ مقالات راشدیہ لمحب اللہ راشدی (متوفی ۱۴۱۵) ج ۱ ص: ۳۰۷ نشر مکتبہ نعمانیہ لاہور ❷ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۳۵ نشر مکتبہ اسلامیہ ❸ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۳۶ نشر مکتبہ اسلامیہ

ظالموں سے ضرور حساب لے گا اس دن اس کی پکڑ سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ ❶

جواب: حضرت شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ بلاشبہ ای بہت بڑے محقق تھے لیکن حضرت کا ابو قلابہ کو غضب کا مدلس قرار دینا تحقیقی میدان میں در یہ نہیں ہے اس لیے کہ ابو قلابہ کو حضرت سے پہلے متقدمین محدثین نے طبقہ اولیٰ کا مدلس قرار دے کر اس کی یس کو . دا ث یا ہے چنانچہ حضرت علامہ ذہبی رحمہ اللہ جس نے ابو قلابہ کے متعلق یہ الفاظ کہے ہیں (بو قلابہ کی جن سے قات ہوئی ان سے بھی اور جن سے نہیں ہوئی ان سے بھی . سے یس کرتے تھے۔) وہ بھی ابو قلابہ کے معنعن روایت کو صحیح کہتے ہیں دیکھیے تلخیص الذہبی علی مستدرک حاکم ج ا ص:۲۸۴ ج ا ص:۴۳۱ ج ا ص:۴۴۵ اور ای مقام پ لکھتے ہیں علی شرط البخاری و مسلم ج ۳ ص:۷۷۰۴ شر دار الکتب العلمیۃ بیروت

لہٰذا حضرت شیخ کا ذہبی کی اس عبارت سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ابو قلابہ غضب کا مدلس ہے اس لیے اس کی معنعن روای ضعیف ہے یہ [

ہے۔] (یعنی مصنف کی عبارت کا ایسا مطلب بیان کرن ہے جس پ مصنف بھی راضی نہیں)۔[یعنی ہر کسی کی بت لی

بھی جائے گی اور رد بھی کی جائے گی سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

اسی طرح ابن ر. کے ان الفاظ سے (یعنی سفیان ثوری وغیرہ ان لوگوں سے بھی یس کرتے تھے جن سے ان کا سماع نہیں ہوتا تھا۔) زبیر علی زئی کا یہ نتیجہ نکالنا کہ سفیان ثوری بھی غضب کا مدلس ہے اور اس کی معنعن روای بھی ضعیف ہے یہ نتیجہ تحقیقی میدان میں غلط ہے کیو وہ ابن ر. حنبلی جو سفیان ثوری کے متعلق یہ الفاظ لکھتے ہیں کہ [سفیان ثوری وغیرہ ان لوگوں سے بھی یس کرتے تھے جن سے ان کا سماع نہیں ہوتا تھا۔] وہ خود بھی ان الفاظ کے لکھنے کے . وجود فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری وغیرہ جیسے مدلسین کی یس

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۶ شر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مضر نہیں ہے۔اصلی عبارت حظہ فرما :

❶

ا جما نے لیس کی اجازت دی ہے(یعنی مدلس کی معنعن روا قبول کی ہے)اور یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے لیس کی اجازت دی ہے تو وہ ثقہ سے لیس کی اجازت دی ہے لیکن جس نے ان لوگوں سے لیس کی جس سے اس کا سماع نہیں ہے تو اس لیس کی اجازت نہیں دی ہے یہ ت یعقوب نے کہی ہے حالا ثوری اور د محد ثین بھی ایسے لوگوں سے لیس کرتے تھے جن سے ان سماع نہیں ہو تھا پس یعقوب کی ت در نہیں ہے۔

ابن ر کی عبارت کا حاصل یہ نکلا کہ ایسے لوگوں سے لیس کر جن سے سماع نہیں یہ حد کے لیے مضر نہیں ورنہ تو سفیان ود محد ثین کی معنعن روا یت سے بھی ہاتھ دھو پڑے گا لہٰذا سفیان کی لیس مضر نہیں ا چہ یہ ان سے بھی لیس کرتے ہیں جن سے اس کا سماع نہیں۔

لہٰذا زبیر علی زئی کا ابن ر حنبلی کے قول کی د سفیان ثوری کو غضب کا مدلس قرار دینا ہے(یعنی مصنف کی عبارت کا ایسا مطلب بیان کر ہے جس مصنف خود بھی راضی نہیں ہے۔)

رہی زبیر صا کی یہ واویلا کہ (ابو قلابہ جو کہ مدلس نہیں تھے ان کے عنعنہ کو رد کر اور ثوری جو کہ ضعفاء سے لیس کرتے تھے ان کے عنعنہ کو قبول کر ا ف کا خون کرنے

❶

کے . ا. ہے۔اللہ تعالیٰ ظالموں سے ضرور حساب لے گا اس دن اس کی پکڑ سے کوئی نہ بچا سکے گا۔) تو اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ یہ. م تو آپ کے معتمد شیخ ٠ صر الدین البانی غیر مقلد نے بھی کیا ہے جیسے کہ آپ نے خود لکھا ہے:

علامہ شیخ محمد ٠ صر الدین البانی رحمہ اللہ نے ا یـ سند کو ابو قلابہ کی عنعنہ کی وجہ سے ضعیف کہا: (حاشیہ صحیح ابن ٠ یمہ ج ٣ ص: ٢٦٨ حد یـ ث نمبر ٢٠٤٣) ❶

اب عرض یہ ہے کہ اَ ابو قلابہ کی عنعنہ کی وجہ سے حضرت شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کسی سند کو ضعیف قرار دے تو العیاذ . للہ وہ ظالم ٹھیرے لیکن اَ وہی . م یعنی ابو قلابہ کی عنعنہ کی وجہ سے روا یـ کو ٠ صر الدین البانی غیر مقلد ضعیف قرار دے تو پھر بھی آپ کے ٠٠ د یـ رحمہ اللہ ٹھیرے ایسے ا ف کو ہمارا دور سے سلام۔

نیز تعجب کی . ت یہ ہے کہ . . ابو قلابہ کے متعلق ذہبی نے کہا کہ یہ ان سے بھی تـ لیس کرتـ ہے جن سے ان کی قات ہوئی ہے اور ان سے بھی جن سے اس کی قات ث . یـ نہیں تو زبیر صا . نے ذہبی کی اس گواہی کو ابو حاتم کے اس قول کا سہارا لے کر کہ ابو قلابہ تـ لیس سے نہیں پہچانے جاتے تھے رد کر د یـ یہ کہ کر کہ متقدمین کے مقابلے میں متاً ٠ ین کی . ت . قابل مسموع ہو سکتی ہے؟ دیکھیے: نور العینین ص: ١٣٧ تو اب زبیر صا . سے عرض یہ ہے کہ سفیان ثوری کے متعلق ابو عامر عبدالملک بن عمر (متوفی ٢٠٤) کا قول ہے کہ سفیان ثوری تـ لیس نہیں کرتے تھے۔اصلی عبارت حظہ فرما :

" "

---

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ١٣٦ ٠ شر مکتبہ اسلامیۃ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❶

تو یہاں آپ کے اصول کے مطابق ذہبی کی گواہی کہ سفیان ثوری ضعفاء سے ۔ لیس کرتے تھے کیوں رد نہیں ہوسکتی؟ (یعنی . ابو حاتم کے قول سے ذہبی کی گواہی رد ہوسکتی ہے تو ابو عامر کے قول سے ذہبی کی گواہی کیوں رد نہیں ہوسکتی؟) جبکہ سفیان ثوری کو ذہبی کے علاوہ متقدمین میں سے کسی محدث نے بھی نہیں کہا ہے؟

حد ی ث ابن مسعود پ بعض محد ثین کا کلام اوراس کا جواب

۱-عبداللہ بن مبارک کا کلام اوراس جواب

۱-حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

شیخ الاسلام المجاہد الثقۃ عبداللہ بن المبارک (متوفی ۱۸۱) نے کہا:

ابن مسعود کی (طرف منسوب یہ) حد ی ث ث . ۔ نہیں ہے۔

جواب: یہ . ح غیر مفسر ہے اس لیے کہ عبداللہ بن مبارک نے اس کے ث . ۔ نہ ہونے کی وجہ بیان نہیں کی اس لیے مردود ہے۔ جیسے کہ زبیر علی زئی کے استاذوں کے استاذ (دیکھیے: نور العینین ص:۲۷۲) اور غیر مقلدین کے ر المحد ثین قدوۃ السالکین استاذ الاسا ۃ محمد صا . گو لوی (دیکھیے ٹائیٹل پیج خیر الکلام) لکھتے ہیں:

اَ . ح مفسر نہ ہو تو مقبول نہیں ہوتی۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ: یہ حد ی ث ث . ۔ نہیں...... اور اس کی وجہ بیان نہ کرے اس صورت میں یہ . ح مقبول نہ ہوگی اکثر فقہاء اور محدثین کا یہی مذہب ہے۔ ❶

❶

❶ خیر الکلام محمد گو لوی ص:۴۴۰ شر مکتبہ نعما

ث نیاً: ابن دقیق العید رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲) نے بھی اس . ح کو رد کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

①

ابن مبارک کے ہاں اس حد ی ث کا عدم ثبوت اس حد ی ث پ عمل سے مانع نہیں ہے کیو اس حد ی ث کا مدار عاصم بن کلیب پ ہے اور وہ ثقہ ہے۔

ث لثاً: حافظ زبیر علی زئی اپنی ا ی پسند ی ہ روا ی ت کے متعلق لکھتے ہیں:

بعض علماء نے لکھا ہے کہ امام بخاری امام ابوحاتم اور امام بیہقی نے اس روا ی ت کو غیر محفوظ قرار د ی ا ہے تو عرض ہے کہ یہ . ح غیر مفسر ہے جبکہ اس حد ی ث کے تمام راوی امام بخاری امام ابوحاتم اور امام بیہقی کے نزد ی ک ثقہ ہیں تو اسے کس دلیل کی بنیاد پ غیر محفوظ قرار د ی ا جا سکتا ہے؟ ②

میں بھی اسی طرح کہہ رہا ہوں کہ . . اس حد ی ث ابن مسعود کے تمام راوی عبداللہ بن مبارک کے ہاں بھی ثقہ ہیں تو اسے کس دلیل کی بنیاد پ غیر ث . ت قرار د ی ا جا سکتا ہے۔؟

رابعاً: سنن النسائی میں ابن مبارک یہ حد ی ث خود بھی روا ی ت کر رہے ہیں اس لیے احتمال ہے کہ ابن مبارک کی یہ . ح اس حد ی ث کے علم حاصل ہونے سے پہلے کی ہو لیکن . . علم ہوا تو اس کو خود بھی روا ی ت کرنا شروع کر د ی ا۔ اور ایسے ممکن ہے کہ ا ی محدث کے پ س ا ی موقع پ کوئی حد ی ث نہیں ہوتی تو وہ اس کو بیان نہیں کرتے لیکن . . بعد میں مل جاتی ہے تو اس کو بیان کرتے ہیں جیسے کہ امام بخاری رحمہ اللہ سے مروی ہے:

①

② مسئلہ فاتحہ خلف الامام لزبیر علی زئی ص: ۴۴، ۰ شر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❶

یہ حدیث اسان میں ابن مبارک کی کتابوں میں نہیں تھی ہاں اس نے یہ حدیث اپنے شاگردوں کو بصرہ میں لکھوائی۔

۲-امام شافعی کا کلام اور اس کا جواب

۲-حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

الامام الشافعی (متوفی ۲۰۴) نے ترک رفع الیدین کی احادیث کورد کردیا کہ یہ ثابت نہیں ہیں۔

[دیکھیے

❷

جواب: اولاً: کتاب الام میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ کتاب الام کی اصلی عبارت اس طرح ہے:

❸

عبارت کا ترجمہ (میں نے شافعی سے کہا کہ کیا رفع الیدین نہ کرنے والوں نے ترک رفع الیدین پر کوئی روایت ذکر کی ہے تو امام شافعی نے فرمایا جی ہاں۔ لیکن ایسی روایت ذکر کی ہیں جن کو ہم اور آپ اور محدثین ثابت نہیں سمجھتے۔

تو جب اس عبارت میں حدیث ابن مسعود کا تذکرہ ہی نہیں تو جرح کیسے ثابت

❶

❷ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۲۲ ناشر مکتبہ اسلامیہ

❸

ہوئی؟ حقیقت یہ ہے کہ ترک رفع الیدین کے سلسلے میں متعدد روایت ہیں ان میں سے زیدہ تو صحیح ہیں لیکن بعض روایت ضعیف بھی ہیں اس لیے ممکن ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک وہ ضعیف روایت پہنچی ہوں جن کو امام شافعی نے غیر ثابت قرار دیا، اس عبارت سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ امام شافعی نے حدیث ابن مسعود کو بھی غیر ثابت کہا لہٰذا زبیر علی زئی کا حدیث ابن مسعود کے متعلق اس طرح کو کرنا غلط ہے۔

ثانیاً: اس عبارت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کے متعلق یہ طرح فرض بھی کی جائے تو یہ وہی طرح ہے جو ابن مبارک نے کی تھی کہ [ثابت نہیں] لہٰذا جو جواب اس طرح کا تھا اس کا بھی وہی جواب ہوگا۔یعنی یہ طرح غیر مفسر ہے اس لیے قابل قبول نہیں۔

اور جہاں تک تعلق ہے السنن الکبری للبیہقی کا تو السنن الکبری للبیہقی کی اصلی عبارت اس طرح ہے:

①

زعفرانی کہتے ہیں کہ امام شافعی قدیم قول میں کہتے تھے کہ علی اور ابن مسعود سے ترک رفع الیدین ثابت نہیں ہے۔

زعفرانی کے اس قول سے تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ امام شافعی یہ طرح پہلے زمانے میں کرتے تھے اس کے بعد قول جدید میں رجوع کر لیا۔لہٰذا طرح ثابت ہی نہیں ہوئی۔

اور جہاں تک تعلق ہے فتح الباری کا تو فتح الباری کی اصلی عبارت اس طرح ہے:

---

①

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❶

امام شافعی نے حدیث ابن مسعود کو یوں رد کیا کہ یہ ث . ۔ نہیں۔

لہٰذا اس . ح کا بھی وہی جواب ہے جو ابن مبارک کی . ح کا جواب گذرا یعنی یہ . ح غیر مفسر ہے اس لیے مردود ہے۔

۳-امام احمد بن . کا کلام اور اس کا جواب

۳-حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

امام احمد بن . (متوفی ۲۴۱) نے اس روایت پر کلام کیا ہے۔ دیکھیے: ❷

جواب: کلام کی وضاحت زبیر صا . نے بھی نہیں کی ہے کہ کیا یہ کلام مضر یعنی روایت کو نقصان دہندہ بھی ہے یا نہیں زبیر صا . کی ذمیداری تھی کہ وہ خود امام احمد بن . سے کرتے کہ یہ روایت اس کلام کے وجہ سے ضعیف ہے تو یہ . ح قابل غور ہوتی کیو کلام تو بخاری اور مسلم کی روایات پر بھی ہوا ہے جیسے کہ عبداللہ روپڑی صا . اپنی کتاب رفع یدین و آمین میں لکھتے ہیں:

جیسے بخاری مسلم کی بعض احادیث پر محدثین نے تنقید کی ہے۔ ❸

اور محمد صا . گوندلوی صحیح مسلم کی ایک حدیث کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں جو مدلسین کی روایات ہیں وہ سماع پر محمول ہیں یہ قاعدہ ان احادیث

---

❶

❷

❸ رفع یدین و آمین لعبداللہ ص: ۱۳۳ بحوالہ نور الصباح للشیخ حبیب اللہ

میں چلتا ہے جہاں تنقید نہ ہوئی ہو یہ قاعدہ ہر جگہ جاری نہیں رہتا اور حدیث زیر بحث پر تنقید ہو چکی ہے۔ ❶

تو اگر ہر تنقید و کلام حدیث کے لیے نقصان دہندہ ہو جائے تو بخاری و مسلم کی روایت بھی مردود ہونگی۔ لہٰذا جس طرح بخاری و مسلم کی روایت باوجود تنقید و کلام کے زبیر صاحب کے نزدیک بھی ضعیف ثابت نہیں ہونگی اسی طرح امام احمد کے اس کلام سے حدیث عبد اللہ بن مسعود بھی ضعیف ثابت نہیں ہوگی۔

وہ کلام یہ ہے جسے زبیر صاحب نے نہیں کیا۔

❷

❶ خیر الکلام محمد گوندلوی ص: ۳۰۵ ناشر مکتبہ نعمانیہ

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد بن ۔ سے حدیث ابن مسعود فلم یرفع یدیہ الا مرۃ کے متعلق پوچھا تو میرے والد نے فرمایا ابوعبدالرحمٰن الضریر کہتے تھے کہ وکیع بسا اوقات لا یعود کے الفاظ کہتے تھے (یعنی بعض اوقات نہیں کہتے تھے) میرے والد نے فرمایا کہ وکیع ان الفاظ کو اپنی طرف سے کہتے تھے اور اشجعی نے اس حدیث میں کہا کہ پہلی مرتبہ میں ہاتھ اٹھائے اور عبداللہ بن ادریس نے ۔ عاصم بن کلیب سے یہ روایت کی ہے تو اس میں لا یعود کے الفاظ نہیں کہے ہیں چنانچہ میرے استاذ یحیی بن آدم کہتے ہیں کہ ۔ عبداللہ بن ادریس نے مجھے عاصم بن کلیب سے یہ روایت لکھوائی تو وہ اس طرح تھی:

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ز سکھائی پس تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور رکوع کیا اور رکوع میں تطبیق کی ۔ سعد رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث پہنچی تو اس نے کہا میرے بھائی عبداللہ سچ کہ رہے ہیں لیکن ہم یہ تطبیق پہلے زمانے میں کرتے تھے پھر اللہ کے رسول نے ہمیں ں کے پکڑنے کا حکم دیا۔

میرے والد نے فرمایا کہ عاصم کی حدیث یہ ہے اور وکیع کے الفاظ اس کے علاوہ ہیں اور وکیع حدیث کے ذکر نے میں اپنے او ظلم کرتے تھے۔

امام احمد کے اس کلام میں چار تیں قابل غور ہیں۔

۱- ابوعبدالرحمٰن الضریر کہتے تھے کہ وکیع بسا اوقات لا یعود کے الفاظ کہتے تھے (یعنی بعض اوقات نہیں کہتے تھے)

۲- وکیع ان الفاظ کو اپنی طرف سے کہتے تھے

۳- اشجعی نے اس حدیث میں کہا کہ پہلی مرتبہ میں ہاتھ اٹھائے

۴- عبداللہ بن ادریس کی روایت کو وکیع کے مقابلے میں ترجیح دینا

جہاں تعلق ہے پہلی ت کا تو کبھی لا یعود کو نہ کرنا یہ اس روایت میں ان الفاظ کے عدم ثبوت کی دلیل نہیں کیو محدثین کی عادت ہے بسا اوقات یہ حضرات ۔

ضرورت روایت کو مختصر کردیتے ہیں کما لا یخفی علی من لہ ذوق فی الحدیث ۔اسی بنا پر وکیع بن الجراح بھی کسی مجلس میں صرف پہلے مقام پر رفع الیدین کے ثبوت کرنے کی ضرورت محسوس کرتے تو روایت کو مختصر کرتے لا یعود کے الفاظ کو ذکر نہ کرتے اور جب کسی مجلس میں پہلی تکبیر کے علاوہ دیگر مقامات پر رفع الیدین کی نفی کرنے کی ضرورت محسوس کرتے تو اس روایت کو مکمل لا یعود کے الفاظ کے ساتھ بیان کرتے لہٰذا کسی موقع پر روایت کو مختصر کرنا اس کی تفصیل کے منافی نہیں ہے۔

اور جہاں تک تعلق ہے دوسری بات کا تو اس کے دو جوابات ہیں۔

ا۔ جب وکیع بن الجراح سب کے نزدیک ثقہ ہے خصوصا امام احمد بن حنبل کے ہاں تو ثقہ و متقی ہے چنانچہ اس کے متعلق امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

❶

میں نے وکیع سے بڑھ کر کسی کو بھی علم کی حفاظت کرنے والا اور احفظ یعنی زیادہ یاد داشت والا نہیں دیکھا ذہبی کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل وکیع کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ محمد بن عامر المصیصی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ آپ کو وکیع زیادہ محبوب ہے یا یحی بن سعید؟ تو امام احمد نے کہا وکیع ۔ میں نے پوچھا کیوں جبکہ یحی کا علمی مقام اور حافظہ

❶

[Website: DifaAhleSunnat.com]

آپ کو معلوم ہے تو حضرت نے فرما یہ اس لیے کہ اس کے دو ۔ حفص بن غیاث کو . . قضا کا عھدہ تو اس نے اس سے دوستی ہی ختم کر دی لیکن . . یحی کے دو ۔ معاذ بن معاذ کو قضا کا عھدہ تو اس نے اس سے دوستی ختم نہیں کی۔

تو ایسے ثقہ ومتقی راوی کی طرف بلا دلیل یہ نسبت کر کہ وکیع یہ الفاظ اپنی طرف سے کہتے تھے انتہائی منا . ہے۔لہٰذا یہ کلام مردود ہے۔جیسے کہ زبیر علی زئی صا . ا مقام پ کہتے ہیں:

بعض علماء نے لکھا ہے کہ امام بخاری امام ابو حاتم اور امام قی نے اس روا ۔ کو غیر محفوظ قرار د ہے تو عرض ہے کہ یہ . ح غیر مفسر ہے جبکہ اس حد ث کے تمام راوی امام بخاری امام ابو حاتم اور امام قی کے د ثقہ ہیں تو اسے کس دلیل کی د پ غیر محفوظ قرار د جا سکتا ہے؟ ❶

میں بھی کہتا ہوں کہ . وکیع امام احمد بن کے د ثقہ وامام ہے تو اسے کس دلیل کی د پ جھوٹ بنانے غلطی کرنے والا قرار د جا سکتا ہے۔

۲- اس حد ث میں لا یعود کے الفاظ کو کرنے میں وکیع متفرد بھی نہیں ہے کیو ئی میں لم یعد کے الفاظ کو امام عبد اللہ بن مبارک نے بھی کیا ہے تو کیا عبد اللہ بن مبارک بھی یہ الفاظ اپنی طرف سے کرتے تھے؟ حاشا وکلا۔

اور جہاں تعلق ہے تیسری ت کا تو اشجعی اَ چہ یہ الفاظ نہ بھی کرے تو بھی کوئی فرق نہیں پڑ کیو اشجعی سے اوثق رواۃ مثلا وکیع بن الجراح اور ابن مبارک اس لا یعود کی ز دتی کرتے ہیں۔اور ز دۃ الثقہ مقبول ہوتی ہے جیسے کہ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

ا صحیح روا ۔ میں کسی ت کا ذکر ہو اور دوسری میں ذکر نہ ہو تو یہ کوئی . ح نہیں .... ثقہ کی ز دت، محدثین کا ہاں مقبول ہوتی ہے۔ ❷

❶ مسئلہ فاتحہ خلف الامام لزبیر علی زئی ص:۴۴ شر مکتبہ اسلامیہ

❷ . ءرفع الیدین مترجم لزبیر علی زئی ص:۳۷ شر مکتبہ اسلامیہ

اس طرح میں بھی کہتا ہوں کہ ۔ وکیع اور عبداللہ بن مبارک کی بیان کردہ صحیح روای۔ میں لایعود کی زی دتی موجود ہے تو اشجعی کی روای۔ میں مذکور نہ ہو۔ یہ کی دلیل نہیں ہے۔

اور جہاں۔ تعلق ہے چوتھی ۔ ت یعنی عبداللہ بن ادریس کی روای۔ کو وکیع کی روای۔ پ۔ جیح دینے کا تو یہ۔ جیح کی صورت اس وقت پیش آتی ۔ وکیع کی روای۔ عبداللہ بن ادریس کی روای۔ کے خلاف ہوتی جبکہ یہاں وکیع کی روای۔ میں پہلی تکبیر کے علاوہ د مقامات پ رفع الیدین کی (لایعود کے ساتھ) ہے اور ابن ادریس کی روای۔ میں د مقامات کا ۔ کرہ نہیں گو ی کہ وکیع کی روای۔ میں وہ زی دت ہے جو ابن ادریس کی روای۔ میں نہیں تو جمہور محدثین کے ہاں اصول ہے کہ ثقہ کی زی دت قبول ہے۔ لہٰذا امام احمد کی ۔ ح محدثین کے اصول کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ جیسے کہ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

لہٰذا حافظ ابن عبدالبر کا قول اصول حدی ث کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔❶

اور یہ ۔ ح امام بخاری نے ۔ ء رفع الیدین میں اس طرح کی ہے:

❷

احمد بن ۔ اپنے استاذ یحی بن آدم سے کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ادریس کی کتاب میں یہ حدی ث دیکھی جو عاصم بن کلیب سے مروی ہے اس کتاب میں لم یعد کے الفاظ نہیں تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یوں یعنی بغیر لم یعد کے زی دہ صحیح ہے اس لیے کہ بسا اوقات کوئی شخص کوئی حدی ث بیان کرت ہے پھر ۔ کتاب کی طرف رجوع کرت ہے تو

❶ مسئلہ فاتحہ خلف الامام لزبیر علی زئی ص:۵۳۰ شر مکتبہ اسلامیہ ❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کتاب میں اسی طرح پ ت ہے جس طرح بیان کی تھی۔

امام بخاری یہاں کہنا یہ چاہتے ہیں کہ عاصم بن کلیب سے لم یعد کی ز یـ دت اَ چہ اس کے شاَ دسفیان ثوری کی روایـ ت میں موجود ہے لیکن عبداللہ بن ادریس کی روایـ ت میں یہ ز یـ دت نہیں اور ز یـ دہ صحیح حدیـ ث عبداللہ بن ادریس کی ہے جو لم یعد کی ز یـ دت سے خالی ہے۔

جواب: اولاً تو عبداللہ بن ادریس کی کتاب میں لم یعد کا نہ لکھا ہو یہ اس حدیـ ث میں ان الفاظ کے نہ ہونے کی دلیل نہیں کیو ممکن ہے کہ ان الفاظ کے لکھنے سے پہلے کوئی عذر پیش آ یـ ہو اور پھر لکھنے کا موقعہ نہ ہو لیکن اَ تسلیم بھی کیا جائے کہ عبداللہ بن ادریس کی روایـ ت میں لم یعد کے الفاظ نہیں تو بھی کوئی حرج نہیں کیو سفیان ثوری ثقہ امام کی روایـ ت میں لم یعد کی ز یـ دت موجود ہے اور جمہور محدثین کے ہاں ز یـ دت الثقۃ مقبول ہے لہٰذا امام بخاری کی یہ ح صرف جمہور محدثین ہی نہیں بلکہ اپنے اس اصول کے بھی خلاف ہے جسے حضرت نے صحیح بخاری میں کیا ہے اس لیے مردود ہے۔ البتہ بخاری کی عبارت حظہ فرما :

❶

اور ز یـ دت قبول ہے اور حدیـ ث مفسر مبہم کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس کو ثقہ رواۃ کریں۔
جیسے کہ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

لہٰذا حافظ ابن عبدالبر کا قول اصول حدیـ ث کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ ❷

۴- ابو حاتم کا کلام اور اس کا جواب

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں ابو حاتم رازی (متوفی ۲۷۷) نے کہا:

---

❶

❷ مسئلہ فاتحہ خلف الامام لزبیر علی زئی ص: ۵۳۰ شر مکتبہ اسلامیہ

❶

یہ حدیث خطا ہے کہا جاتا ہے کہ (سفیان) ثوری کو اس (کے اختصار) میں وہم ہوا ہے۔ کیونکہ ایک جماعت نے اس کو عاصم بن کلیب سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی پس ہاتھ اٹھائے پھر رکوع کیا اور تطبیق کی اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ کسی دوسرے نے ثوری والی بات بیان نہیں کی ہے۔[علل الحدیث ج۱ص:۹۶ح۲۵۸]

جواب: اولاً تو ابو حاتم متشدد ہیں جیسے کہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

❷

میں کہتا ہوں اس سے ابو حاتم کا ضد اور ہٹ دھرمی معلوم ہوگئی کیونکہ اس نے اس راوی پر جرح کی ہے جس سے بخاری مسلم نے استدلال کیا ہے۔

لہٰذا جب بقول ذہبی یہ ضدی قسم کا آدمی ہے تو سفیان ثوری کی اس صحیح حدیث کو اس کی جرح کی بنیاد پر کیسے ضعیف سمجھا جاسکتا ہے؟

نیز زبیر صاحب کے استاذوں کے استاذ محمد صاحب گوندلوی بھی لکھتے ہیں:

جرح کرنے والا اگر متعنت اور متشدد ہو تو اس کی توثیق تو معتبر ہے جرح معتبر نہیں۔..... متشددین میں ابو حاتم (ان میں سے ایک ہیں) ❸

ثانیاً: یہ روایت ثوری کی خطا نہیں بلکہ ابو حاتم کی جرح خطا پر مشتمل ہے وہ اس طرح کہ ابو حاتم اس عبارت میں سفیان ثوری کے خطا کی وجہ یہ بتا رہے ہیں کہ عاصم بن کلیب سے اس روایت کو ایک جماعت نے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس روایت میں لم یعد کے

---

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۱ نشر مکتبہ اسلامیہ ❷

❸ خیر الکلام لمحمد

گوندلوی ص:۴۶ نشر مکتبہ نعمانیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

الفاظ نہیں کیے ہیں صرف سفیاں ثوری نے کیے ہیں تو یہ بات تحقیق کے میدان میں غلط ہے کیو اس روایت کو جو ابو حاتم نے یہاں کی ہے ان الفاظ کے ساتھ عاصم بن کلیب سے صرف عبداللہ بن ادریس نے کی ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا م سامنے نہیں آیا لہٰذا جماعت کی طرف نسبت کرنا ابو حاتم کی خطا ہے۔

یہاں صرف اتنی بات ہے کہ عاصم بن کلیب سے . . اس روایت کو عبداللہ بن ادریس کرتے ہیں تو لم یعد کے الفاظ نہیں کرتے ہاں سفیان ثوری لم یعد کی زیادت کو کرتے ہیں تو ہم پہلے کہ چکے ہیں کہ ثقہ کی زیادت قبول ہے۔

تنبیہ: زبیر صا . نے ابو حاتم کی عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے بریکیٹ میں جو اختصار کا لفظ لگایا ہے یہ زبیر صا . نے اپنی فیکٹری سے بنایا ہے ابو حاتم کی اس عبارت میں اس لفظ کا نام و نشان نہیں نیز کسی بھی محدث سے یہ وضاحت ثابت نہیں ہے کہ سفیان کو اس روایت کے اختصار میں وہم ہوا ہے حق بات یہ ہے کہ عبداللہ بن ادریس کی یہ روایت جو تطبیق کے سلسلے میں ہے یہ اور ہے اور سفیان ثوری کی روایت اور ہے لہٰذا کسی کی روایت کسی کے خلاف نہیں ہے۔ تطبیق والی روایت اپنی جگہ پر صحیح ہے اور ترک رفع الیدین یعنی لم یعد والی روایت اپنی جگہ پر صحیح ہے۔

۵- امام دارقطنی کا کلام اور اس کا جواب

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں: الامام دارقطنی (متوفی ۳۵۴) نے اسے غیر محفوظ قرار دیا۔[دیکھیے ❶

جواب: اولاً: امام دارقطنی نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور متن میں کے لفظ کو غیر محفوظ قرار دیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۳۱ ناشر مکتبہ اسلامیہ

" " ❶

اس حدیث کی سند صحیح ہے لیکن اس میں ایک لفظ ثم غیر محفوظ ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ زبیر صاحب سند کے سلسلے میں امام دارقطنی کے فیصلے پر اعتماد نہیں کرتے کیونکہ زبیر صاحب نے اس حدیث کی سند کو سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف بتایا ہے لیکن متن کے بارے میں امام دارقطنی کے فیصلے پر اعتماد کرتے ہیں اور اسے غیر محفوظ قرار دیتے ہیں۔

ثانیاً: یہ بھی کتنی عجیب بات ہے کہ جب اس کی پسندیدہ روایت پر امام بخاری جیسے امیر المؤمنین فی الحدیث اور ابوحاتم و بیہقی غیر محفوظ کی جرح کرتے ہیں تو وہاں اس جرح کو غیر مفسر کرار دے کر رد کرتے ہیں لیکن جب امام دارقطنی عبداللہ بن مسعود کی حدیث پر یہی جرح کرے تو اس جرح کو مفسر قرار دے کر ضعیف کہتے ہیں ایسے انصاف کو ہمارا دور سے سلام۔البتہ زبیر صاحب کی اصلی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

بعض علماء نے لکھا ہے کہ امام بخاری امام ابوحاتم اور امام بیہقی نے اس روایت کو غیر محفوظ قرار دیا ہے تو عرض ہے کہ یہ جرح غیر مفسر ہے جبکہ اس حدیث کے تمام راوی امام بخاری امام ابوحاتم اور امام بیہقی کے نزدیک ثقہ ہیں تو اسے کس دلیل کی بنیاد پر غیر محفوظ قرار دیا جاسکتا ہے؟ ❷

لہٰذا ہم بھی کہتے ہیں کہ امام دارقطنی کی یہ جرح غیر مفسر ہے اس لیے مردود ہے۔

٦-ابن حبان کا کلام اور اس کا جواب

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں: حافظ ابن حبان (متوفی ۳۵۴) نے (کتاب) الصلاۃ میں کہا:

---

❶

❷ مسئلہ فاتحہ خلف الامام لزبیر علی زئی ص:۴۴۰ شر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یہ روایہ حقیقت میں . سے زیدہ ضعیف ہے کیو اس کی علتیں ہیں جو اسے
.طل قرار دیتی ہیں۔ ❶

جواب: اولاً: ابن حبان . ح میں متشدد شمار کیے جاتے ہیں اس لیے اس کی . ح کا
اعتبار نہیں کیا جائیگا جیسے کہ حضرت علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

❷

پس اس کے متعلق غور و فکر کیا جائے اس لیے کہ ابن حبان طعنہ . زاور فتنہ انگیز ہے۔
ثانیاً: غلطیاں کرتے ہیں: چنانچہ اس کے متعلق حضرت علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

❸

ابو عرو بن صلاح نے اس کے متعلق طبقات الشافعیۃ میں لکھا ہے کہ اس نے اپنے
تصرفات میں بہت . ی غلطیاں کی ہیں۔
میں بھی کہتا ہوں اس روایہ میں بلاوجہ علتیں نکالنا ان کی غلطیوں میں سے ہے۔
ثالثاً: غیر مقلد علماء نے بھی ابن حبان کے اس قول کو رد کیا ہے چنانچہ احمد محمد شاکر غیر
مقلد لکھتے ہیں:

❹

اس حدیث کو ابن م اور د حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۳۱، شر مکتبہ اسلامیہ ❷
❸
❹

وہ جو بعض لوگوں نے اس میں کوئی علت بیان کر کے ضعیف کرنے کی کوشش کی ہے وہ درحقیقت کوئی علت نہیں۔

اور شعیب الارنؤط اور محمد زھیر الشاویش غیر مقلد یہ دونوں حضرات شرح السنہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

❶

اس حد یـ ث کو ت مذی نے حسن قرار د یـ ہے اور حفاظ میں سے بہت سارے حفاظ حد یـ ث نے اس کو صحیح قرار د یـ ہے ور وہ جو بعض لوگوں نے اس میں کوئی علت بیان کر کے ضعیف کرنے کی کوشش کی ہے وہ درحقیقت کوئی علت نہیں۔

رابعا: یہ. ح غیر مفسر ہے کیو ابن حبان نے وہ علتیں بیان نہیں کی ہیں کہ وہ کو علتیں ہیں جو اس روا یـ کو. طل کرتی ہیں۔ اس لیے یہ. ح مردود ہے۔

۷-امام ابوداؤد کا کلام اور اس کا جواب

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

امام ابوداؤد سجستانی (متوفی ۲۷۵) نے کہا

❷

جواب: اولاً: امام ابو دؤد رحمہ اللہ سے اس . ح کا ثبوت مشکوک ہے کیو ابو داؤد کے بعض نسخوں میں اَ چہ یہ. ح موجود ہے لیکن متداول نسخوں میں موجود نہیں ہے تو. . اس . ح کے ثبوت میں شک و احتمال آ َ ی تو اس سے استدلال بھی. طل ہو َ ی کیو متفق

❶

❷ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۱۰ شر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

علیہ قاعدہ ہے[جیسے کہ شمس الحق غیر مقلد نے

اسی قاعدے سے استدلال کیا ہے: اصلی عبارت حظہ فرما :

❶

عبد الرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد نے بھی اسی قاعدے سے استدلال کیا ہے اصلی

عبارت حظہ فرما :

❷

قاضی شوکانی غیر مقلد نے اسی قاعدے سے استدلال کیا ہے اصلی عبارت حظہ فرما :

❸

---

❶

❷

❸

ثـ :ابن قطان فاسی نے ابوداؤد کی اس . ح کو اس کا وہم قرار دیـ ہے۔اصلی عبارت حظہ فرما :

❶

ثـ لثاً: اس . ح کا :ـ داس . ت پـ ہے کہ عبداللہ بن ادریس کی روایـ ـ میں یہ زیـ دت موجود نہیں اور ہم ماقبل میں ثـ . ـ کر چکے ہیں کہ یہ . ح فاسد ہے لہٰذا فاسد پـ ◌ٗ . ح بھی فاسد ہے۔

۸۔یحی بن آدم کا کلام اور اس کا جواب

یحی بن آدم (متوفی ۲۰۳)[دیکھیے . ◌ٗ ء رفع الیدین ص:۳۲] ❷

❶

❷ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۱۰ شر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جواب: یحی بن آدم کی . ح کا جواب . ح نمبر۳ یعنی امام احمد بن ٔ . کی . ح کے ضمن میں گذر چکا ہے وہاں دو . رہ دیکھیے ۔

۹-امام . ٠ار کا کلام اور اس کا جواب

زبیر علی زئی لکھتے ہیں: ابوبکر احمد بن عمرو البز ار (متوفی ۲۹۲) نے اس حدیـ ث پ . ح کی ۔[البحر الزخار ج۵ص:۴۷ح۶۰۸] ❶

جواب: اولاً: امام . ٠ار نے یہ . ح حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس روایـ ت پ نہیں کی ہے جس میں پہلی تکبیر کے علاوہ د مقامات میں لم یعد کے لفظ کے ساتھ یـ لم یـ فع یـ یہ الا فی اول مرۃ کے الفاظ کے ساتھ رفع الیدین کی ہے بلکہ امام . ٠ار نے یہ . ح حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس روایـ ت پ کی ہے جو تطبیق کے متعلق ہے لہٰذا تطبیق والی روایـ ت پ کی ہوئی . ح کو تـ ک رفع الیدین والی روایـ ت پ منطبق کر ٠ا ف کو پ ش پ ش کر ٠ ہے البتہ وہ اصلی کلام حظہ فرما :

---

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۳ ٠ شر مکتبہ اسلامیہ

قار   کرام اس عربی عبارت کو . . ر پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا یہاں پ حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس روا . ۔ کا کوئی تذکرہ ہے جس سے ہم نے استدلال کیا ہے ہرگز نہیں۔

ثانیاً: اس عبارت میں امام . ار نے عاصم بن کلیب کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ اس کی حد . ث میں (ویسے بھی) اضطراب ہوت ہے (یعنی مضطرب الحد . ث ہے) خصوصا رفع الیدین والی روا . ۔ میں تو اضطراب ہے ہی۔ اب زبیر صا   . سے سوال ہے کہ کیا آپ عاصم بن کلیب کے متعلق امام . ار کا فیصلہ تسلیم کر کے اس کو مضطرب الحد . ث ماننے کے لیے تیار ہو؟ ہرگز نہیں کیوں کہ عاصم بن کلیب کو مظ مرب الحد . ث ماننے والی صورت میں آپ کی گاڑی بھی نہیں چلے گی آپ نے اپنی گاڑی   نے کے لیے عاصم بن کلیب کو کئی مقامات پ ثقہ لکھا ہے جیسے کہ . ء رفع الیدین ص:۵۲ میں آپ نے عاصم بن کلیب کی حد . ث کو صحیح لکھا ہے تو . آپ خود امام . ار کا فیصلہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہو ت تو دوسروں پ کیوں الزام قائم کرتے ہو؟

ثالثاً: اس عبارت میں امام . ار نے عاصم بن کلیب کی رکوع سے سر اٹھانے کے بعد والی رفع الیدین کی روا . ۔ کو بھی مضطرب قرار د . ہے لیکن آپ کو اس کے متعلق یہ . ح نہیں آئی اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی ت ک رفع الیدین والی روا . ۔ جس کا یہاں پ ذکر ت نہیں آپ نے اس . ح کو اس کے ساتھ منطبق کر د . ایسے ا   ف کو ہمارا دور سے سلام۔

۱۰- محمد بن وضاح کا کلام اور اس کا جواب:

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

محمد بن وضاح (متوفی ۲۸۹) نے ترک رفع یدین کی تمام احادیث کوضعیف کہا

❶

جواب: محمد بن وضاح کی یہ جرح غیر مفسر ہے جیسے کہ حافظ زبیر علی صاحب کے استاذوں کے استاذ محمد صاحب گوندلوی لکھتے ہیں:

یہ جرح بھی غیر مفسر ہے کہ فلاں راوی ضعیف ہے اور ضعف کی وجہ بیان نہ کریں۔❷

میں بھی کہتا ہوں کہ محمد بن وضاح نے چونکہ اس روایت کے ضعیف ہونے کی وجہ بیان نہیں کی ہے اس لیے مردود ہے۔ البتہ اصلی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

❸

نیز جب ابن سعد کاتب الواقدی نے عبدالاعلیٰ راوی پر جرح کی کہ
یعنی یہ حدیث میں قوی نہیں (بلکہ کمزور وضعیف ہے) تو زبیر علی زئی نے اس جرح کو حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی کے حوالے سے غیر مفسر قرار دے کر رد کر دیا۔ دیکھیے: ❹

۱۱- امام بخاری کا کلام اور اس کا جواب:

زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

امام بخاری (متوفی ۲۵٦) دیکھیے جزء رفع الیدین۔❺

جواب: امام بخاری کے کلام کا جواب امام احمد رحمہ اللہ کے کلام نمبر ۳ کے تحت گذر چکا ہے۔

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۳۳، نشر مکتبہ اسلامیہ ❷ خیر الکلام لمحمد گوندلوی ص: ۴۴، نشر مکتبہ نعمانیہ

❸

❹ نور العینین لزبیر علی ص: ۹۳، نشر مکتبہ اسلامیہ ❺ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۳۳، نشر مکتبہ اسلامیہ

١٢-ابن القطان الفاسی کا کلام اور اس کا جواب

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

ابن القطان الفاسی (متوفی ٦٢٨) سے زیلعی حنفی نے   کیا ہے کہ انہوں نے اس زید ت (دو. رہ نہ کرنے) کو خطا قرار دیـ۔[نصب الرایۃ ج ا ص: ٣٩٥] ❶

جواب: ابن قطان فاسی کی کتاب بیان الوہم والایہام میں اس . ح کا ٠م و ن نہیں جیسے کہ زبیر صا . خود بھی اقرار کرتے ہیں کہ مجھے یہ کلام بیان الوہم والایہام میں نہیں (ج ٣ ص: ٣٦٥-٣٦٧ فقرہ ١١٠٩) ہم اشارہ ضرور ملتا ہے۔ ❷

رہی . ت اشارے کی تو اشارہ خود مبہم چیز ہوت ہے جس سے یقینی طور پ کوئی چیز معلوم نہیں ہو سکتی ہے لیکن حق . ت یہ ہے کہ ابن قطان فاسی کے اس کلام میں . ح کرنے والوں پ رد ہے چنانچہ ابن قطان ابوداؤد کی . ح   کو وہم قرار دے رہے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

❶ نورالعینین لزبیر علی زئی ص:١٣٣٠ شر مکتبہ اسلامیہ ❷ نورالعینین لزبیر علی زئی ص:١٣٣٠ شر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

"

وہ جو ابوداؤد کو وہم ہوا ہے کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث مختصر کی گئی ہے تو اس نے اپنے وہم پر دلیل یوں پیش کیا کہ ابو داود نے سفیان کی روایت کے بعد عبداللہ بن ادریس کی روایت لائی (جس میں پہلی تکبیر میں رفع الیدین کا ذکر ہے اور پھر دوبارہ نہ کرنے کا ذکر نہیں ہے) اور جس طرح ابوداؤد نے کیا ہے (یعنی وکیع کی روایت کو عبداللہ بن ادریس کی روایت کے معارض سمجھا ہے) اسی طرح احمد بن حنبل نے بھی وکیع عن الثوری کی روایت کو عبداللہ بن ادریس کی روایت کے معارض سمجھا ہے (لہٰذا احمد بن حنبل کو بھی وہم ہوا ہے)

آگے ابن قطان لکھتے ہیں:

❶

وہ جو ابو محمد نے اس حدیث میں مبہم علتیں بتائی ہیں اور ان کو محمد بن ... کی طرف منسوب کیا ہے اس سے تو یہ وہم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں مزید بھی علتیں ہیں حالانکہ ایسی بات نہیں میرے نزدیک یہ حدیث راویوں کی عدالت کی وجہ سے صحت کے قریب (یعنی

❶

حسن ہے)اور اس میں کوئی علت نہیں ہے سوائے اس کے جو میں نے ذکر کی (وہ علت ابو داود سے ذکر کی تھی جس کو ابوداود کا وہم قرار دیا)

رہی بات زیلعی رحمہ اللہ کی تو زیلعی سے اس عبارت کے سمجھنے میں خطا ہوئی ہے بقول زبیر علی زئی ان خطا کا پتلہ ہے دیکھیے [نور العینین ص: ۲۰ رفع الیدین ص:۲۶] لہٰذا بقول ذہبی رحمہ اللہ ❶

۱۳-عبدالحق الاشبیلی کا کلام اوراس جواب

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں: عبدالحق الاشبیلی نے کہا ''لایصح'' الاحکام الواسطی ج ا ص:۳۶۷] ❷

جواب: اولاً توصحیح کی نفی حسن کی نفی کو مستلزم نہیں ہے جیسے کہ غیر مقلد عالم شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں:

❸

اور کا معنی ایسا ہی ہے یعنی یہ سند صحیح نہیں بلکہ حسن ہے۔

ثانیاً: عبدالحق صاحب نے صحیح نہ ہونے کی وجہ بیان نہیں کی ہے اس لیے جرح غیر مفسر لہٰذا مردود ہے۔

۱۴-ابن الملقن کا کلام اوراس کا جواب:

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

---

❶

❷ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۳، نشر مکتبہ اسلامیہ ❸

ابن الملقن (متوفی ۸۰۴) نے اسے ضعیف کہا[البدر المنیر ج ۳ ص: ۴۹۲) ❶

جواب: ابن الملقن نے اس حدیث کے ضعف کے جتنے وجوہات بیان کیے ہیں وہ کے . غلط ہیں مثلا ابن مبارک نے کہا کہ یہ حدیث . نہیں امام احمد بن . اور یحی بن آدم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے وغیرہ ان تمام حضرات کے اقوال پ ہم قائم کر کے ان کے اقوال کو فاسد بتا چکے ہیں تو چو ابن الملقن کا کلام بھی اسی فاسد کلام پ مشتمل ہے لہٰذا یہ ہے۔ابن الملقن کی اصلی عبارت حظہ فرما :

❷

۱۵- حاکم کا کلام اور اس کا جواب

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

الحاکم (متوفی ۴۰۵) الخلافیات للبیہقی بحوالہ البدر المنیر ❸

جواب: حاکم کی . ح کا . داس . ت پ ہے کہ عاصم بن کلیب صحیح کے شرائط کا راوی نہیں ہے کیو وہ کہتے ہیں کہ عاصم بن کلیب کی روایت کو صحیح میں نہیں لایا ہے اس لیے کہ عاصم روایت کو مختصر کرتے تھے اور . لمعنی کرتے تھے لہٰذا یہ لفظ لم یعد اس روایت میں محفوظ نہیں ہے۔دیکھیے اصلی عبارت:

---

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۳۳۰ شر مکتبہ اسلامیہ ❷

❸ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۳۳۰ شر مکتبہ اسلامیہ

❶

جبکہ خود حاکم نے عاصم بن کلیب کی د روایت کو صحیح علی شرط مسلم کہا ہے لہٰذا حاکم سے ۔ ح اور تعدیل کے دونوں قول متعارض ہونے کی وجہ سے ساقط الاعتبار ہو گئے جیسے کہ ماقبل میں ذہبی سے یہ اصول ہو چکا ہے۔[۔

❷

ا کوئی کہے کہ امام حاکم کی مراد یہ ہے کہ عاصم بن کلیب صحیح بخاری کا راوی نہیں ہے تو میں جواب میں کہوں گا کیا حدیث کی صحت کے لیے بخاری کا راوی ضروری ہے صحیح مسلم کا ہو کافی نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ زبیر صا کی طرف سے بھی جواب یہی آئے گا کہ صحت حدیث کے لیے بخاری کا راوی ہو شرط نہیں ہے ورنہ پھر زبیر صا کی بھی گاڑی نہیں چلے گی کیو وہ بھی اپنی گاڑی نے کے لیے عاصم بن کلیب کو ثقہ ما ہیں۔

۱۶- امام نووی کا کلام اور اس کا جواب

النووی (متوفی ۶۷۰) نے کہا: (خلاصۃ الاحکام ج ا ص:۳۵۴ ح ۱۸۰) یعنی امام ترمذی کے علاوہ متقدمین کا اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔❸

---

❶

❷

❸ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۳ ناشر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جواب: محدثین نے امام نووی کی اس بات کو رد کیا ہے چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

❶

نووی نے خلاصۃ الاحکام میں کہا ہے کہ محدثین نے اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا ہے زرکشی نے اس کی تخریج میں کہا ہے کہ نووی کا اس حدیث کے ضعف پر اتفاق کرنا اچھی بات نہیں کیونکہ اس حدیث کو ابن حزم نے صحیح کہا ہے اور دارقطنی اور ابن قطان وغیرہم نے بھی صحیح کہا ہے اور نسائی نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے کہ یہ باب ہے رفع الیدین کے چھوڑنے کی اجازت کے بیان میں اور ابن دقیق العید نے اپنی کتاب الالمام میں کہا ہے کہ عاصم بن کلیب ثقہ ہے مسلم کا راوی ہے۔ لکھی ہے اسے ابن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ابن حجر نے تخریج احادیث ھدایہ میں اس حدیث کی ابن قطان اور دار قطنی سے تصحیح نقل کی ہے۔

نیز زبیر صاحب کو بھی اس قول کے غلطی کا احساس تھا اس لیے امام ترمذی کی خود ہی

---

❶

استثناء کی حالا   اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ نووی سے پہلے ابن   م نے بھی اس حدیـ ث کو صحیح کہا
نیز میں کہتا ہوں کہ نووی سے پہلے ابو علی طوسی متوفی ۳۱۲) نے بھی اس حدیـ ث کو حسن کہا ہے۔

۱۷- دارمی کا کلام اور اس کا جواب

❶

جواب: زبیر صا   . یہ. ح   کرنے کے فورا بعد لکھتے ہیں:

یہ حوالہ مجھے . سند صحیح نہیں   ۔❷

تو . امام دارمی   یہ. ح بقول آپ کے صحیح سند کے ساتھ ش . ۔ ہی نہیں تو پھر بھی جار تحسین میں محض بیس کے عدد پورے کرنے کے لیے اس . ح کو شمار کر . علم وا   ف کے خلاف ہے۔ کیو   ابن قیم نے یہ. ح دارمی سے بغیر حوالے کے   کی ہے۔ دیکھیے :❸

۱۸- بیہقی کا کلام اور اس کا جواب

البیہقی (متوفی ۴۵۸) بحوالہ تہذیـ . السنن (ج۲ ص:۴۵۹) وشرح المہذب للنووی (ج۳ ص:۴۰۳)❹

جواب: زبیر صا   . یہ. ح   کرنے کے فورا بعد لکھتے ہیں:

یہ حوالہ بھی . سند صحیح نہیں   ۔❺

تو . امام بیہقی   یہ. ح بقول آپ کے صحیح سند کے ساتھ ش . ۔ ہی نہیں تو پھر بھی جار تحسین میں محض بیس کے عدد پورے کرنے کے لیے اس . ح کو شمار کر . علم وا   ف

---

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۳۰ شر مکتبہ اسلامیہ ❷ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۳۰ شر مکتبہ اسلامیہ
❸
❹ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۳۰ شر مکتبہ اسلامیہ ❺ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۳۳۰ شر مکتبہ اسلامیہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کے خلاف ہے۔ کیو ابن قیم نے یہ. ح بیہقی سے بغیر حوالے کے کی ہے۔ دیکھیے: ❶

۱۹-محمد بن مروزی کا کلام اور اس کا جواب

محمد بن المروزی (متوفی ۲۹۴) بحوالہ نصب الرایۃ ج ۱ ص: ۳۹۵ والاحکام الواسطی لعبد الحق الاشبیلی ج ۱ ص: ۳۴۷) ❷

جواب: نصب الرایۃ میں زیلعی نے محمد بن سے اس کی کتاب رفع الیدین کے حوالے سے. ح تو کی ہے لیکن. ح کی وجہ بیان نہیں کی ہے اس لیے یہ. ح بھی غیر مفسر ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ البتہ اصلی عبارت حظہ فرما :

❸

۲۰-ابن قدامہ کا کلام اور اس کا جواب:

ابن قدامہ المقدسی (متوفی ٦۲۰) نے کہا ضعیف [المغنی ج ۱ ص: ۲۹۵ مسئلہ ۲۹۰] ❹

جواب: ابن قدامہ نے حدیـ ﺚ ابن مسعود کے ضعف کی وجہ عبد اللہ بن مبارک کی . ح لم یثبت حدیـ ﺚ ابن مسعود بتائی ہے اور ہ دلائل کے ساتھ اس. ح کو فاسد بتا چکے ہیں لہٰذا یہ. ح چو اس فاسد. ح پر مشتمل ہے اس لیے یہ بناء الفاسد علی الفاسد ہے۔ اصلی عبارت حظہ فرما :

---

❶

❷ نور العینین لزبیر علی

زئی ص: ۱۳۴۰ شر مکتبہ اسلامیہ ❸

❹ نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۳۴۰ شر مکتبہ اسلامیہ

❶

حدیث ابن مسعود کے متن پر بحث

حدیث ابن مسعود میں رکوع کے رفع الیدین کی

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں: سفیان ثوری کی اس حدیث میں رکوع سے پہلے اور بعد کے رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے لہذا یہ روایت مجمل ہے۔ ❷

جواب: اولاً: ئی، ترمذی اور طحاوی کی روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ز میں پہلی دفعہ کے علاوہ اور کسی بھی مقام میں رفع الیدین نہیں ہوتی تھی تو ظاہر ہے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی رفع الیدین نہیں ہوتی تھی کیو اس حدیث میں تمام مقامات میں رفع الیدین کی کی جا رہی سوائے پہلی تکبیر کے تو معلوم ہوا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت نیز دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین ہوتی تو پہلی تکبیر کی رفع الیدین کی طرح اس رفع الیدین کی بھی استثناء ہوتی لیکن . . صرف پہلی تکبیر کی رفع الیدین کی استثناء کی گئی تو واضح ہوا کہ پہلی تکبیر کے علاوہ اور کسی مقام پر رفع الیدین نہیں ہوئی۔ لہذا اس حدیث میں رکوع سے پہلے اور بعد کے رفع الیدین کا عدم ذکر نہیں بلکہ روایت میں واضح طور پر پہلی تکبیر کے علاوہ د تمام مقامات میں رفع الیدین کی ہے لہذا اس روایت کو مجمل سمجھنا ا ھا پن ہے۔

ث: حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

---

❶

❷ نور العینین لزبیر علی ص: ۱۳۹، شر مکتبہ اسلامیہ لاہور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تمام امراض کا صرف ای ہی علاج ہے کہ کتاب و ۔۔ اور اجماع پ سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں عمل کیا جائے۔ ❶

عبارت کا خلاصہ یہ نکلا کہ حدی ۔ کو بجائے اپنی فہم کے سلف صالحین کے فہم کے ساتھ سمجھنا چاہیے اب آیئے دیکھتے ہیں کہ سلف صالحین اس حدی ۔ کا مفہوم کیا سمجھتے ہیں۔ حظہ فرما :

۱-ابن عبدالبر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳) سے:

❷

صحابہ میں سے کسی سے بھی ہر اونچ نیچ میں رفع الیدین کا ۔ک مروی نہیں ہے اس سے اس کے خلاف بھی مروی ہے سوائے عبداللہ بن مسعود کے اس سے صرف ہر اونچ نیچ میں ۔ک رفع الیدین مروی ہے۔

۲-زین الدین العراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶) سے:

❸

ابن عبدالبر نے کہا ہے صحابہ میں سے کسی سے بھی ہر اونچ نیچ میں رفع الیدین کا ۔ک مروی نہیں ہے اس سے اس کے خلاف بھی مروی ہے سوائے عبداللہ بن مسعود کے اس سے صرف ۔ک رفع مروی ہے۔

❶ دین میں تقلید کا مسئلہ لحافظ زبیر علی ص:۹۱۰ شر نعمان پبلیکیشنز ❷

❸

۳- علامہ ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲) سے:

❶

ابن عبدالبر نے کہا کے کہ ہر وہ صحابی جس سے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت تک رفع الیدین منقول ہے اس سے رفع الیدن کرنا بھی منقول ہے سوائے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سے صرف رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت تک رفع الیدین منقول ہے۔

۴- قاضی شوکانی غیر مقلد (متوفی ۱۲۵۰) سے:

❷

ابن عبدالبر نے کہا کے کہ ہر وہ صحابی جس سے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت تک رفع الیدین منقول ہے اس سے رفع الیدن کرنا بھی منقول ہے سوائے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سے صرف رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت تک رفع الیدین منقول ہے۔

۵- شمس الحق عظیم آبادی (متوفی ۱۳۲۹) سے:

---

❶

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

❶

ابن عبدالبر نے کہا کے کہ ہر وہ صحابی جس سے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ت ک رفع الیدین منقول ہے اس سے رفع الیدین کر ن بھی منقول ہے سوائے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سے صرف رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ت ک رفع الیدین منقول ہے۔

۶- ءاللہ حنیف غیر مقلد (متوفی ۱۴۰۹) سے:

❷

ابن عبدالبر نے کہا کے کہ ہر وہ صحابی جس سے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ت ک رفع الیدین منقول ہے اس سے رفع الیدین کر ن بھی منقول ہے سوائے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سے صرف رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ت ک رفع الیدین منقول ہے۔

۷- علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲) سے:

❸

ابن عبدالبر نے کہا کے کہ ہر وہ صحابی جس سے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر

---

❶

❷

❸

اٹھاتے وقت تک رفع الیدین منقول ہے اس سے رفع الیدین کرنا بھی منقول ہے سوائے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سے صرف رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت تک رفع الیدین منقول ہے۔

ان عبارات کا خلاصہ یہ نکلا کہ حضرت علامہ ابن عبد البر، حضرت علامہ زین الدین عراقی، حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی، حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی، قاضی شوکانی غیر مقلد شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد، عطاء اللہ حنیف غیر مقلد کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کی نفی سمجھ میں آرہی ہے لہٰذا ہمیں بھی اس حدیث میں رکوع میں جانے اور سر اٹھانے والی رفع الیدین کی نفی سمجھ میں آرہی ہے۔

حدیث ابن مسعود میں غیر مقلدین کے مغالطے

مغالطہ نمبر ا۔

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

اگر اس روایت کو عام تصور کیا جائے تو پھر تارکین رفع الیدین کا خود اس روایت پر عمل نہیں (ا) وہ وتر میں تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع سے پہلے رفع الیدین کرتے ہیں (۲) وہ عیدین میں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین کرتے ہیں؟ ❶

جواب: اس حدیث میں پانچوں وقت کی عام نماز کا بیان ہوا ہے لہٰذا اس روایت میں رفع الیدین کی نفی عام نمازوں میں ہو رہی ہے نہ کہ خاص نمازوں میں، یہی تو وجہ ہے کہ کتب حدیث میں جب بھی نماز وتر کا بیان ہوتا ہے تو وہاں صلاۃ کے ساتھ وتر کا ذکر ہوتا ہے کہا جاتا

❶ نور العینین لزبیر علی ص: ۱۳۹، ناشر مکتبہ اسلامیہ لاہور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہے صلاۃ الوت اسی طرح جہاں عیدین کا بیان ہوت ہے تو وہاں صلاۃ کے ساتھ عیدین کا ذکر ہوت ہے کہا جات ہے صلاۃ العیدین بخلاف عام زوں کے ان میں کسی قید کا ذکر نہیں ہوت ہے لہٰذا اس سے عیدین اور وت کی رفع الیدین کی نہیں ہوگی۔

مغالطہ نمبر۲-

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

اس حدیث میں رکوع سے پہلے اور بعد کے رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے۔امام فقیہ محدث ابوداود رحمہ اللہ علیہ نے اس ضعیف حدیث پ ب ھا ہے

یعنی ب اس کا جس نے رکوع سے پہلے رفع الیدین کا ذکر نہیں کیا۔

اور یہ ت عام طلباء کو بھی معلوم ہے کہ (ثبوت ذکر کے بعد) عدم ذکر سے ذکر لازم نہیں ہے۔ ❶

جواب: اَ معیار محدث کا ب ھنا ہے تو امام ئی رحمہ اللہ نے اس حدیث پ ب ھا ہے ک ذالک یعنی یہ ب ہے رفع الیدین کے چھوڑنے کے بیان میں

اور امام مذی رحمہ اللہ نے اس حدیث پ ب ھا ہے ب ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یفع الا فی اول مرۃ یعنی یہ ب ہے اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دفعہ کے علاوہ اور کسی جگہ میں رفع الیدین نہیں کیا دیکھیے: ❷

رہی ت امام ابوداؤد کی تو حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ خود بھی عدم ذکر سے عدم وجود پ استدلال کرتے ہیں چنانچہ امام ابوداؤد ای مقام پ ب ھتے ہیں

ب ہے عید کی ز میں اذان کے چھوڑنے کے بیان میں اور آ گے

❶ نور العینین لزبیر علی ص: ۱۳۹، شر مکتبہ اسلامیہ لاہور

❷

روایت ذکر کرتے ہیں عدم ذکر والی۔ وہ روایت یہ ہے:

❶

حضرت عبدالرحمٰن بن عابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ سول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عید کی نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں میری قدر و منزلت نہ ہوتی تو میں اپنی کم عمری کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑا نہیں ہوسکتا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔ (ابن عباس نے) اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔

نیز سر کا مسح تین دفعہ کرنا حضرت عثمان کی روایت سے ثابت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

❷

حمران سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے

❶

❷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دیکھا ہے اور مذکورہ حدی ث بیان کی اس میں کلی کرنے اور ن ک میں پ نی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا اور اس روای ت میں یہ ہے کہ آپ نے سر پ تین مرتبہ مسح کیا اور پھر تین مرتبہ پ ؤں دھوئے اس کے بعد (حضرت عثمان نے) فرمای کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

لیکن حضرت امام ابو داؤد نے ب وجود اس کے حضرت عثمان کی بعض روای ت میں تثلیث مسح کے عدم ذکر سے پ استدلال کیا ہے۔ چنانچہ امام ابو داؤد لکھتے ہیں:

"

ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وضو کے سلسلہ میں جو احادی ث صحیحہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں وہ ب کی ب اس پ دلا ت کرتی ہیں کہ سر کا مسح ای مرتبہ ہے کیو راویوں نے اس رای ت میں ا ء وضو کا تین مرتبہ دھو ذکر کیا ہے سر کے مسح کے ب رے میں صرف اتنا کہا ہے کہ سر کا مسح کیا یعنی سر کے مسح میں کوئی عدد ذکر نہیں کیا جیسا کہ د ارکان میں کیا ہے۔

حضرت عثمان کی روای ت میں تثلیث مسح کے ثبوت کے بعد بعض روای ت میں عدم ذکر سے امام ابو داؤد کا پ استدلال کر یہ دلیل ہے اس ب ت پ کہ کسی چیز کے ثبوت کے بعد اس کے عدم ذکر سے بھی اس کی سمجھی جاتی ہے لہٰذا زبیر علی کا یہ کہنا کہ (ثبوت ذکر کے بعد) عدم ذکر سے ذکر لازم نہیں ہے۔ امام ابو داؤد کے اصول کے مطابق غلط ہے۔

اثر عبداللہ بن مسعود

❶

ا. اہیم نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پہلی تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے جس کے ساتھ زشروع کرتے تھے پھر اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

اعتراض نمبرا-

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

سید: ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳۲ یہ ۳۳ ہجری کو فوت ہوئے ہیں (تہذ۔ . التہذ۔ . ض ۶ص:۲۵) اور ا. اہیم بن ی۔ نخعی ۳۷ ہجری کے بعد پیدا ہوئے تھے حظہ ہو (تہذ۔ . التہذ۔ . ج ا ص:۱۵۵) لہٰذا یہ سند منقطع ہے۔❷

جواب: ا. اہیم نخعی . . بھی حضرت عبداللہ بن مسعود کی کوئی روا۔ بغیر واسطے کے بیان کرتے تھے تو وہ روا۔ اس کو بہت سارے صحابہ و۔ بعین سے پہنچی ہوتی تھی اس لیے اس کی عبداللہ بن مسعور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغیر واسطے کے بیان کی ہوئی روا۔ ، واسطے سے بیان کی ہوئی روا۔ سے زیدہ مظبوط ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی کرتے ہیں:

❸

. . اعمش نے ان سے کہا کہ . . آپ ابن مسعود سے مجھے حدیث سنا تو میرے سامنے سند بیان کرو کہ یہ حدیث آپ کو ابن مسعود سے کس نے سنائی تو ا. اہیم نخعی

❶

❷ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۶۶۰ شر مکتبہ اسلامیہ ❸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

نے کہا کہ . میں آپ کو حضرت عبداللہ بن مسعود کی حد یـ ث کسی متعین شخص سے سناؤں تو سمجھ یـ ں کہ وہ روایـ ت مجھ صرف اس راوی کے واسطے سے پہنچی ہوگی لیکن . میں عبد اللہ بن مسعود کی روایـ ت بغیر واسطے کے ذکر کروں تو سمجھ یـ ں کہ وہ حد یـ ث مجھے عبداللہ بن مسعود سے بہت سارے لوگوں کے واسطے سے پہنچی ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ا. اہیم نخعی عبداللہ بن مسعود سے بغیر سنے روایـ ت بیان نہیں کرتے تھے کسی جما ت سے سن کر ہی کرتے تھے لیکن روایـ ت بیان کرتے وقت سند اس لیے بیان نہیں کرتے تھے کہ اتنے سارے استاذوں کا ایـ ہی حد یـ ث میں نام یـ ں مشکل ہوتا تھا لہٰذا ا. اہیم نخعی کی روایـ ت عبداللہ بن مسعود سے منقطع ثـ. یـ ت نہیں ہوئی کیو بلاواسطہ نہیں کرتے۔

اعتراض نمبر۲۔

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

اگر کہا جائے کہ یہ روایـ ت ا. اہیم نخعی نے غیر واحد (کئی اشخاص) سے سنی ہے یا ایـ جما ت سے سنی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ غیر واحد اور جما ت دونوں نامعلوم اور غیر متعین ہیں لہٰذا ان سے استدلال مخدوش ہے۔ ❶

جواب: حافظ ابن قیم لکھتے ہیں:

❶ نور العینین لزبیر علی زئی ص:۱۶۶ ناشر مکتبہ اسلامیہ

یہ بات معلوم ہے کہ ابراہیم اور عبداللہ کے درمیان جولوگ واسطہ ہیں وہ امام ہیں ثقہ ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی متہم یا مجروح یا مجھول نہیں پایا گیا ہے پس ابراہیم کے وہ شیوخ جن سے عبداللہ کی روایتیں کی ہیں وہ حضرات بڑے بڑے جلیل القدر کوفہ کے فارغ تھے پس ہر وہ شخص جس کو حدیث کے ساتھ کچھ مناسبت ہوگی وہ شخص ابراہیم عن عبداللہ کی روایت کے ثبوت میں توقف نہیں کرے گا ہاں ابراہیم کا دوسرا ہم عصر عبداللہ سے اسی طرح روایت کرے گا تو ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہوگی۔ پس ابراہیم کی روایت عبد اللہ سے اس طرح مظبوط ہوتی ہے جس طرح سعید بن المسیب کی روایت حضرت عمر سے اور امام مالک کی روایت ابن عمر سے اس لیے کہ ان حضرات اور صحابہ کرام کے درمیاں ایسے واسطے ہیں کہ جب ان کا نام ذکر ہوگا تو وہ لوگوں میں سب سے بڑے اور زیادہ مضبوط اور اور زیادہ سچے ہونگے ایسے لوگوں کے علاوہ بلکل نہیں ہونگے۔

اعتراض ۳۔

حافظ زبیر علی زئی گوندلوی صاحب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ روایت فی نفسہ قابل حجت بھی ہوسکتی ہے کیو حجت ہونا یا نہ ہونا تو اتصال وانقطاع اور صحت وضعف پر موقوف ہے یہ عبارت مرویات ابراہیم کے قابل حجت ہونے پر دال نہیں ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اولاً:اس لیے کہ ممکن ہے کہ دو تین کوفی جمع ہوکر اسے حدیہ ثہ سنا اور وہ تینوں ضعیف الحافظہ ہوں۔

ثہ نیاً: پتہ نہیں کہ سلسلہ اسناد عبداللہ ‌ کتنے واسطوں سے پہنچتا ہے۔بعض اوقات ‌بعی اور صحابی کے درمیان دو چار بلکہ سات واسطے بھی ہوتے ہیں ان کے متعلق تحقیقات نہایہ‌ ضروری ہیں۔

ثہ لثا:ممکن ہے ا. اہیم کے ‌‌د یہ وہ ثقہ ہوں د ائمہ فن کے ہاں ضعیف ہوں۔

] ۔تعدیل مبہم مقلد کا مایہ‌ ز ہوسکتی ہے ایہ تشنہ تحقیق کی سیرابی کے لیے‌ کافی ہے۔

.ان ہی ‌ شات کی روشنی میں . ح وتعدیل کے ایہ بہت .ڑے امام نے فرمایہ ہے کہ ا. ہیم سے عبداللہ کی روایہ ت ضعیف ہیں۔یعنی امام ذہبی کا میزان الاعتدال ج ا ص: ۳۵ میں ارشاد ہے:

یعنی امام شافعی نے کہا ا. اہیم نخعی اَ علی اور عبداللہ بن مسعود سے روایہ کریں تو وہ قبول نہیں کی جائے گی کیو ا. اہیم کی ان میں سے کسی ایہ سے بھی قات نہیں ہوئی ہے۔

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ امام شافعی اور امام ذہبی نے ا. اہیم نخعی کی عبداللہ بن مسعود سے روایہ کو ضعیف قرار دیہ ہے۔[1]

---

[1] نور العینین لزبیر علی زئی ص: ۱۶۶-۱۶۷ ‌شر مکتبہ اسلامیہ

مراسیل ا. اہیم نخعی . لاجماع صحیح ہیں

جواب:ا. اہیم نخعی کی مرسل روایت خصوصا حضرت عبداللہ بن مسعود سے، محدثین کے . لاجماع قبول ہیں۔جیسے کہ حضرت علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کرتے ہیں:

❶

محدثین کا اجماع ہے کہ ا. اہیم کی مرسل روایت صحیح ہیں۔

ا-حضرت علامہ ابن عبدالبر (متوفی ۴۶۳) سے:

اور ابن عبدالبر رحمہ اللہ اپنا فیصلہ یوں سناتے ہیں:

❷

اعمش والی روای۔ سے معلوم ہو۔ ہے کہ ا. اہیم نخعی کی مرسل روایت،اس کی مسند روایت سے زی دہ مضبوط ہیں۔اور مجھے میری ز. گی کی قسم یہی . ت صحیح ہے۔

۲-امام احمد بن . (متوفی ۲۴۱) سے:

۳-امام بیہقی (متوفی ۴۵۸) سے:

❸

---

❶

❷

❸

[Website: DifaAhleSunnat.com]

امام احمد بن ؔ نے فرمایا ہے کہ ا. اہیم نخعی کی مرسل روایت میں کوئی ؔ ابی نہیں ہے اوراسی طرح امام ؔ ـقی کا بھی فرمان ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ا. اہیم نخعی کی وہ مرسل روایت جو حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہیں ان میں تو کوئی ؔ ابی نہیں البتہ د حضرات سے اس کی مرسل روا۔ قبول نہیں کی جائینگی۔

۴-یحی بن معین (متوفی ۲۳۳) سے:

❶

ا. اہیم کی مرسل روایت صحیح ہیں سوائے۔ . البحرین اور زمیں ہنسی والی روا۔ کے۔

❷

یحی بن معین کہتے ہیں کہ ا. اہیم کی مرسل روایت میرے ؔد۔ سعید بن مسیّب اور حسن بصری کی مرسل روایت سے زیدہ پسندیہ ہیں۔

اور جہاں۔ تعلق ہے حضرت علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی عبارت کا تو علامہ ذہبی سے اس کے خلاف بھی ۔. ہے چنانچہ حضرت لکھتے ہیں:

❸

اوراَ متوسط طبقہ کے۔ بعی۔ سند صحیح ۔. ہوتی ہے جیسے مجاہد، ا. اہیم، اور شعبی کی

---

❶

❷

❸

مرسل روایت تو یہ مرسلات عمدہ ہیں ان میں کوئی ۠ ابی نہیں ہے۔

اور جہاں تک تعلق ہے امام شافعی کی عبارت کا تو امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب الام میں سر توڑ کوشش کے . وجود یہ عبارت نہیں ملی اور حیرانی کی . ت یہ ہے کہ زبیر صا . نے بھی اس حوالے کی خود ذمہ داری نہیں لی ہے بلکہ گو ۠ لوی صا . کے کندھے پ بندوق رکھ کر گولی ئی ہے۔لہذا . ت یہ عبارت امام شافعی کی کتاب الام سے ث . ت نہیں ہوتی ہے ت . ت ہم پ اس عبارت کے ساتھ الزام قائم نہیں کیا جا سکتا۔

بقیہ . تیں گو ۠ لوی صا . اور زبیر صا . کی محض دل بہلانے والی ہیں اس لیے ان . توں کا جواب لکھنا فضول ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مؤلف کی دیگر کتب

زیر طبع کتب